ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگرانِ اعلیٰ مفتی محمود

مولانا مفتی محمود مدظلہ کے دورہ مشرق وسطیٰ کی دوسری قسط

ضلع سیالکوٹ میں جماعتی کارکردگی کا جائزہ

موجودہ قومی بجٹ اور عوام - اداریہ

۷ جولائی تا ۱۴ جولائی ۱۹۷۹ء — شمارہ نمبر ۲۷ — قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

کہاں سے آتے ہیں یہ تیر جانتے ہیں جناب

جو اتفاق کی تاثیر جانتے ہیں جناب — وُہ میری بات کو اکسیر جانتے ہیں جناب

جو اپنی قوم میں چھیڑے فساد کی باتیں — ہم اُس کو غیر کا کفگیر جانتے ہیں جناب

جو پیر بن کے بھی کھائے حرام کے لقمے — ہم ایسے پیر کو بے پیر جانتے ہیں جناب

خدا خدا ہے خدا ہی کو سب بڑائی ہے — ہم اصل نعرۂ تکبیر جانتے ہیں جناب

رسول پاکؐ پہ بھیجیں درود پڑھ پڑھ کے — ہم اُن کے قرب کی تدبیر جانتے ہیں جناب

رسولِ پاکؐ کے یاروںؓ کا قول اور کردار — کتاب و شرع کی تفسیر جانتے ہیں جناب

جو واقعی ہیں خدا کے ولی ہم اُن سب کو — خدا کے دین کی تنویر جانتے ہیں جناب

عمل خلوص سے کر کے کریں خدا کے سپرد — نتیجہ جو ہو وہ تقدیر جانتے ہیں جناب

مُحاذ دیں کا ہو جب بھی تو کفر کے فتوے !! — یہ کیا ہے باعثِ تکفیر جانتے ہیں جناب

وہ کون پردے میں ہے جسکے ہاتھ میں ہے کماں — کہاں سے آتے ہیں یہ تیر جانتے ہیں جناب

ہمیں ہے علم جو دیتے ہیں خون گیلانی
وہ قیس پیتے ہیں جو شِیر جانتے ہیں جناب

سیّد امین گیلانی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جلد نمبر ٢٢ شمارہ نمبر ٢٧

جمعۃ المبارک ١١ شعبان تا ١٨ شعبان ١٣٩٩ھ

سرپرست

مولانا عبیداللہ انور

مدیر

اکرام القادری

مدیر معاون

عمیر الہاشمی

بدل اشتراک

سالانہ

٦٥ روپے

ششماہی

٣٣ روپے

سہ ماہی ١٧/- روپے

فی پرچہ

ایک روپیہ چار پیسے

یکے از مطبوعات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

موجودہ قومی بجٹ اور عوام

موجودہ قومی بجٹ کے بارے میں عام خیال تو یہی تھا کہ دریں حالات حکومت یہ کوشش کرے گی کہ ایسا کوئی نیا ٹیکس نہ لگایا جائے جس سے اشیائے صرف کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو۔ اور عوام کی قوت خرید مکمل طور پر جواب دیدے۔ سیاستدانوں اور دیگر قومی حلقوں کی طرف سے بھی بار بار مطالبہ کیا جارہا تھا کہ حکومت ٹیکس لگانے کے معاملے میں احتیاط سے کام لے اور حالات کی موجودہ سنگینی کو نظرانداز نہ کرے۔

لیکن اس کے برعکس جناب وزیر خزانہ نے جس قسم کا بجٹ پیش کیا ہے اس نے ایک مخصوص مفاد پرست گروہ کے علاوہ ملک میں رہنے والے کروڑوں عوام میں بے چینی اور مایوسی کی کیفیت پیدا کردی ہے، مہنگائی نے پہلے ہی عوام کی کمر توڑ رکھی تھی اب رہی سہی کسر موجودہ بجٹ نے نکال دی کہ عام آدمی زندگی ہی کو وبال دوش خیال کررہا ہے، زندگی ایک مہیب اور خوفناک طوفان کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے اور غریب آدمی اس جینے کے ہاتھوں مر رہا ہے۔

بزعم خود یوں تو وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر کو بھاری بھرکم دلائل سے مرصع کیا ہے لیکن ان کی ایک بھی دلیل ایسی نہیں جس سے قومی حلقے مطمئن ہوں اور کم ازکم وہ یہ ہی سمجھ لیں کہ اس چند دن کی سختی کے بعد ان کا مقدر بدل جائے گا اور ہر طرف آسودگی اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ وزیر موصوف نے عوام سے تو یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ کچھ اور ایثار سے کام لیں اور کچھ اور قربانی دیں مگر سرکاری سطح پر کسی قسم کی قربانی کی مثال پیش نہیں کی گئی۔ عوام سے قربانی کا تقاضا کرتے وقت ضروری تھا کہ حکومت پہل کرتی اور عوام کے لیے نمونہ بن کر سامنے آتی۔

جہاں تک عوام کا تعلق ہے عوام ٣٢ سال سے قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں ہر آنیوالا عوام ہی سے قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ عوام اپنی بساط سے بڑھ کر قربانیاں دیتے ہیں، لیکن عوام کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا۔ عوام کی طرف سے دی گئی قربانیوں کا پھل بھی ایک شاطر طبقہ لے اڑتا ہے۔ موجودہ بجٹ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نوکر شاہی عوام اور حکومت میں مزید فاصلے پیدا کرنا چاہتی ہے جو بتدریج پیدا ہورہے ہیں کسی بھی حکومت کی سب سے بڑی نیک نامی یہی ہوتی ہے کہ اس کے دور اقتدار میں ملک کی اکثریت آسودہ حال ہو اگر حکومت اس مقصد کو پورا نہیں کرپاتی تو ایسی حکومت ایک ناکام حکومت ہوتی ہے خواہ وہ حکومت عوام کے ووٹوں سے وجود میں آئی ہو خواہ عوامی تحریک کے صلے میں اقتدار کا سنگھاسن ہاتھ لگا ہو۔

حکومت اگر ٹیکسوں کی بھرمار کے بجائے پیداوار اور ترقیاتی منصوبوں کی طرف توجہ مبذول کرتی تو زیادہ بہتر تھا۔ حکومت لوگوں سے یہ تو اپیل کرتی ہے کہ وہ سرمایہ کاری کریں لیکن اس طرف کوئی توجہ نہیں کہ جن منصوبوں پر پہلے سے لاکھوں اور کروڑوں روپیہ لگا ہوا ہے، ان پر کتنا کام ہورہا ہے اور اگر کام نہیں ہورہا تو کیوں نہیں ہورہا۔ ہمارے معاشرے میں اور خاص طور پر سرکاری ملازمین میں ذمہ داری کا فقدان کیوں بڑھتا جارہا ہے۔

مولانا عبیداللہ انور [illegible] پرنٹر پبلشر [illegible] لاہور

قومی خزانہ سے بڑی بڑی تنخواہیں پانیوالے لوگ کس حد تک اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ اگر وہ معیار مطلوب پر پورے نہیں اتر رہے تو ایسے لوگوں کو قومی خزانے پر بوجھ کیوں بننے دیا جا رہا ہے۔ عوام سے مطالبۂ ایثار کرنے والے وزیر موصوف اس طرف بھی توجہ فرمائیں اور جو کچھ وہ کر سکتے ہوں کریں جو نہیں کر سکتے وہ صدر صاحب سے کرائیں جبکہ انہیں صدر محترم کا اعتماد بھی حاصل ہے حالات جس ڈگر پر جا رہے ہیں ان کا، تقاضا تھا کہ قوم کو ٹیکسوں کے بار گراں میں نہ دبایا جاتا۔ قوم مسلسل جبر کے برداشت کرتی چلی آرہی ہے اور اس امید پر شاداں و فرحاں رہتی ہے کہ شاید آنے والا دن اس کے لیے مسرت و شادمانی کا پیغام لے کر آئے مگر ہوتا یہ ہے کہ پہلے سے بھی بُرے دن دیکھنے پڑتے ہیں،

نظر بظاہر حکومت نے موجودہ بجٹ میں بعض اہم شعبوں کے لیئے معتد بہ رقم مختص کی ہے، خاص طور سے تعلیم زراعت اور ریلوے کے لئے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ قومی خزانہ کی یہ کثیر رقم ان مقاصد پر جائز طور پر خرچ بھی ہوتی ہے یا نہیں، اکثر و بیشتر یہ ہوتا رہا ہے کہ ان رقموں کا چوتھائی حصہ بھی ان شعبوں پر صرف نہیں کیا جاتا بلکہ یہ رقم یا تو غیر مفید کاموں پر بے دریغ لٹا دی جاتی ہے یا پھر افسران گلچھرے اڑاتے ہیں اور غراتے ہیں

اس تمام صورت حال پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے مگر

ہائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اکرام القادر ر کے

۱-۷-۷۹

ملک کے حالات کی سنگینی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے

اسلام کے عادلانہ نظام نافذ ہوئے بغیر مسائل حل نہیں ہوسکتے

مولانا عبداللہ درخواستی

جمیعت علماء اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا عبداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ حالات کی سنگینی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ اور اب عوام کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو احتجاج کی پوزیشن میں بھی نہیں پاتے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی ناقابل فہم خاموشی نہ جانے کیا دن دکھائے گی۔ اگر فوری طور پر حالات کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو حالات مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی ایک طبقہ عیش و عشرت کے مزے لوٹ رہا ہے۔ اور غریب عوام دانے دانے کو محتاج دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو نوکر شاہی پہ انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ ملک کے عوام اور سیاستدانوں کو اعتماد میں لینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ عوام روٹی کے لئے پریشان ہیں۔ اور حکومت انہیں بلدیاتی انتخابات کی خوشخبریاں سنا رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت جتنا زور بلدیاتی انتخاب کے انعقاد پر صرف کر رہی ہے۔ اگر اس سے کم مکمل اسلامی نظام کے نفاذ پہ صرف کرے تو ملک بحران سے نکل سکتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب تک اس ملک میں عملی طور پہ اسلام کا عادلانہ نظام نافذ نہیں ہوگا۔ ہمارے مسائل حل نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا چونکہ تعزیرات شرعیہ کا اجراء انتظامیہ کے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔ اسلئے انتظامیہ کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ انہوں نے دینی جماعتوں سے اتحاد کی اپیل کی اور ان عناصر کی مذمت کی۔ جو فرقہ دارانہ اور زبان کی بنیاد پر امت مسلمہ کو تقسیم کر رہے ہیں۔ انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ وہ ان مفاد پرستوں کے چکر میں نہ آئیں۔ اُنہوں نے مساجد میں ہنگاموں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو مساجد میں ہنگامہ کرنے والے شرپسند اور فرقہ پرست افراد کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے اس سلسلہ میں بروقت مداخلت کر کے اس عنصر کی حوصلہ شکنی نہ کی تو ملک تباہی کا شکار ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی موجودہ پالیسی سے اس شبہ کو تقویت مل رہی ہے۔ کہ حکومت عام انتخابات کو ملتوی کرنے کے لئے خود ان ہنگاموں میں ملوث ہے۔ انہوں نے افغان مہاجرین کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمیں اُن کی مکمل طور پہ مدد کرنا چاہیئے۔ اُنہوں نے کہا کہ بیرونی ممالک کچھ پروپیگنڈہ کرتے رہیں۔ ہمیں اپنے دینی بھائیوں کی امداد سے جھجکنا نہیں چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے مجاہدین ظالم حکومت کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اور مظلوموں کی مدد کرنا ہمارا۔ اخلاقی اور دینی فریضہ ہے۔ انہوں نے بھارت میں حالیہ مسلمانوں کے قتل عام پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان کو اسکا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ اور حکومتی سطح پہ پُر زور احتجاج کرنا چاہئے۔

سلسلہ وار ڈائری

از منور احمد خاں

جمعیتہ ضلع سیالکوٹ نے ہر تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا ہے

رکن سازی مہم کے دوران بھاری تعداد میں نئے لوگ جمعیتہ میں شامل ہوئے ہیں

(کارکردگی و جائزہ رپورٹ جمعیتہ علمائے اسلام ضلع سیالکوٹ)

۱۹۵۸ء میں باقاعدہ ضلع سیالکوٹ میں جمعیتہ کا آغاز ہوا۔ بنیاد رکھنے والے تھے مولانا بشیر احمدؒ پسروری (خلیفہ لاہوریؒ) مولانا محمد اسماعیل قاسمی فاضل دیوبند۔ مولانا سلطان محمود فاضل دیوبند، سید پیر بشیر احمد گیلانی، مولانا مفتی محمد شفیع (سن کھتری) پھر اہل حق کا یہ کارواں جدوجہد کی راہ عمل پر چل نکلا ضلع کے مختلف مقامات پر جمعیتہ کی بنیاد ڈالی اس وقت ضلعی قیادت اور رہنمائی کا شرف جنہیں حاصل ہے ان میں مولانا فیروز خاں۔ نائب صدر اول، مولانا نذیر احمد (سن کھتری) دوم مولانا عبدالرحیم۔ جنرل سیکرٹری قاری رشید احمد قادری پسروری۔ جائنٹ سیکرٹری مولانا محمد رفیق۔ سیکرٹری اطلاعات مولانا انذر قاسمی۔ سیکرٹری مالیات پیر بشیر احمد گیلانی ہیں۔ ہر تحریک میں ضلعی رہنما اپنے اپنے مقامات پر قیادت کرتے رہے اور مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے رہے۔ خصوصاً ضلعی صدر مولانا فیروز خان جنرل سیکرٹری قاری رشید احمد قادری اپنے اپنے مقام پر ہر تحریک میں پیش پیش رہے اور ہر تحریک میں ہراول دستہ کے طور پر کام کرتے رہے۔

سیالکوٹ شہر

یہاں جمعیتہ کے مقامی سرپرست مولانا سلطان محمود۔ صدر پیر بشیر احمد گیلانی نائب صدر مولانا محمد طاؤس جنرل سیکرٹری صاحبزادہ مولانا محمد انذر قاسمی خزانچی مولوی محمد رفیق۔ سالار خواجہ عبدالرؤف ہیں۔

سیالکوٹ میں جمعیتہ کے راہنماؤں اور کارکنوں نے ہر تحریک میں قابل تعریف کردار ادا کیا سیالکوٹ جمعیت کے کارکن کافی ہیں لیکن انہیں کوئی قیادت منظم نہ کر سکی اب ان کے نئے مولانا محمد انذر قاسمی جو اس وقت جمعیتہ کے مقامی جنرل سیکرٹری ہیں جماعت کو منظم کرنے کا عزم رکھتے ہیں ان کے ساتھ ہی جمعیت کے اہم کارکن خواجہ عبدالرحمٰن ڈار جو باوجود معذور ہونے کے جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے میں کافی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں رکن سازی مہم کے دوران جن حضرات نے جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے ان میں خصوصاً ملک کے ممتاز عالم دین مفسر قرآن مولانا محمد علی کاندھلوی صدیقی، مشہور مبلغ اسلام حافظ منظور احمد شہر کے سماجی رہنما حافظ محمد صادق، مشہور معالج ڈاکٹر عالمگیر نے اپنے کافی ساتھیوں سمیت جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

ڈسکہ

ڈسکہ جمعیتہ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور مقامی عہدیداران میں سرپرست مولانا محمد افضل۔ صدر مولانا معراج الدین احمد منہاس۔ نائب صدر اول اعتبار احمد۔ دوم شیخ حبیب اللہ۔ جنرل سیکرٹری اقبال احمد بھٹی جائنٹ سیکرٹری حسن علی۔ سیکرٹری اطلاعات جاوید اقبال۔ خزانچی حافظ محمد اسحاق۔ پورے ضلع میں یہاں جمعیتہ کی پوزیشن سب سے بہتر ہے کوئی بھی تحریک شروع ہو جمعیت کے راہنما اور کارکن ہراول دستہ کے طور پر کام کرتے ہیں اور تحریک نظام مصطفےٰ میں تو جمعیتہ کو یہاں یہ فخر حاصل ہے کہ اس کے ایک کارکن محمد رمضان نے شہید ہو کر تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مولانا فیروز خان کو تحریک کے آغاز ہی میں پس دیوار زنداں کر دیا گیا اور گرفتاری پیش کرنے والے کارکنوں میں اکثریت جمعیتہ کے کارکنوں کی تھی ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء کا دن یہاں کے عوام کے لئے ایک آزمائش کا دن تھا جس دن پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اتحاد کے جلوس پر مسلح حملہ کیا جس کا شہر کے غیور عوام نے بڑی جرأت اور استقامت کے ساتھ ان کے حملہ کو پسپا کیا اور اسی بلوہ میں پیپلز پارٹی کے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں تحریک کا مرکز دار العلوم مدنیہ رہا اور اس تحریک میں جامعہ کے شیخ عبدالحق۔ عبدالرحمان۔ مولانا عبدالتواب ... فیروز خان نے اہم کردار ادا کیا حالیہ رکن سازی مہم میں یہاں بڑی تعداد ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ جمعیتہ میں شامل ہوئے ہیں تحصیل ڈسکہ میں تقریباً ڈھائی ہزار افراد نے جمعیتہ کی رکنیت اختیار کی ہے اور پوری تحصیل میں کوئی تیس مقامات پر رکن سازی جاری رہی ہے اس مہم میں تحصیل جنرل سیکرٹری محمد اقبال بھٹی اور مولانا محمد اسماعیل نے قابلِ تعریف کردار انجام دیا ہے۔

سنکھترہ

یہاں کے مقامی راہنماؤں اور کارکنوں نے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا یہاں تحریک نظام مصطفےٰ میں پیپلز پارٹی نے خوف و دہشت کی فضاء پیدا کر رکھی تھی اور کوئی شخص بھی ایسے حالات سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا تو ایسے میں جمعیتہ کے مقامی راہنما خان لطیف خان ایڈووکیٹ مقابلہ میں نکلے اور دلائل کے جوہر دکھا دیا جس کی قیادت لطیف خان صاحب نے کی یہ سبھی

پارٹی کے غنڈوں نے وکلاء کے جلوس پر حملہ کر دیا اور اسی حملہ میں یہاں کے مشہور وکیل چوہدری محمد اسلم ایڈووکیٹ کو گولی کا نشانہ بنا کر شہید اور خان لطیف خان کو زخمی کر دیا گیا۔ ۱۹۷۷ء مارچ کے انتخابات میں پورے ضلع سیالکوٹ میں صرف شکر گڑھ سے جمعیۃ کو صوبائی سیٹ حاصل ہوئی تھی اور اس پر خان لطیف خان ایڈووکیٹ جمعیۃ کی طرف سے قومی اتحاد کے صوبائی امیدوار تھے آپ نے پوری الیکشن کمپین میں بڑی جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا جب کہ اس حلقہ سے ایک نام نہاد اسلام کا نام لیوا جماعت کا امیدوار قومی اتحاد کے پروگرام سے غداری اور منافقت کرتا رہا اور صوبائی سیٹ پر آزاد امیدوار سے اتحاد کئے رکھا۔ اکتوبر کے انتخابات میں جمعیت نے چوہدری فاروق سلطان کو ٹکٹ دیا چوہدری صاحب یہاں کی بااثر شخصیت ہیں اور عوام میں اپنا بھرپور اثر رکھتے ہیں۔ اس وقت عوامی مسائل حل کرانے میں خصوصی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔ رکن سازی مہم کے سلسلہ میں یہاں کام صرف شہر کی سطح تک ہوا ہے دیہات میں کوئی کام نہیں ہوا اور نہ ہی اس طرف کوئی توجہ دی گئی ہے یہاں بھی جمعیۃ کے پاس افرادی قوت تو اچھی خاصی ہے لیکن اس کو منظم کرنے والا کوئی نہیں

تنظیم القاسم کا قیام

شکر گڑھ کے باہمت نوجوان مولانا عبید اللہ کی سرپرستی میں تنظیم القاسم اہلسنت والجماعت کا قیام عمل میں لائے ہیں۔ تنظیم کے مقاصد میں اشاعت اسلام کے لئے منظم جدوجہد اپنے مسلک کا تحفظ عوام کو تقریر و تحریر سے صحیح دین سے روشناس کرانا ہے اور دین حقہ کی تعبیر کرنے میں سرگرمی کرنا۔ اس وقت تنظیم القاسم کے صدر شیخ عبد الجبار۔ جنرل سیکرٹری شیخ محمد شاہد عہدیداروں میں حافظ عبید اللہ۔ سیف اللہ، محمد رفیق، حافظ محمد یونس۔ یہ نوجوان اپنے مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں اور انہوں نے یہاں مسلکی اعتبار سے کم عرصہ میں نمایاں کام کیا ہے۔ تنظیم القاسم کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد شاہد نے ایک ملاقات میں بتایا کہ ہم مستقبل میں اپنے مسلک کی اشاعت اور ترقی کے لئے تنظیم کے پروگرام کو دیہات تک پھیلانا چاہتے ہیں۔

طلبا کی سرگرمیاں

یہاں جمیعتہ طلباء اسلام کے مخلص اور محنتی نوجوان اپنے پروگرام کو پورے ضلع میں بڑی تیزی سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اگر اسی طرح جاری رہا تو انشاء اللہ طلبا کی یہ تنظیم ضلع میں تمام طالب علم تنظیموں سے مؤثر حیثیت اختیار کر جائے گی۔ اس وقت ضلع میں اپنے اپنے مقام پر جو طالب علم نوجوان جماعتی پروگرام کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اُن میں شکر گڑھ سے محمد اعظم خاں محمد افضل عاصم وسیم احمد۔ انور احمد باجوہ حافظ شبیر۔ وقار یوسف۔ امانت اللہ پسرور سے حافظ محمد یٰسین خاکی۔ حافظ محمد یوسف۔ اللہ رکھا۔ ڈسکہ سے جاوید اقبال۔ آصف مسعود بھٹی نذیر احمد محمد یعقوب، سیالکوٹ سے محمد اکرم مصدق قاسمی ہیں۔ سب سے زیادہ کام شکر گڑھ میں ہو رہا ہے۔ یہاں کے دو نوجوان طالب علم راہنما محمد افضل محمد اعظم خان پورے ضلع میں تنظیم کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔

مقامی راہنماؤں میں صاحبزادہ مولانا رشید احمد قادری۔ بابو محمد صفدر، سائیں محمد حیات پسروری۔ مولوی محمد رفیق مرزا مختار احمد اہم ورکروں میں چوہدری علی محمد۔ حاجی محمد طفیل۔ حاجی محمد منیر۔ ڈاکٹر صوفی محمد اسحاق تمام راہنماؤں اور کارکنوں نے ہر تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا رشید احمد قادری یہاں کی اہم ترین سیاسی وسماجی شخصیت ہیں۔ اور آپ پاکستان کے مشہور بزرگ حضرت مولانا بشیر احمد پسروری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں مولانا بشیر احمد پسروری رحمۃ اللہ علیہ حضرت لاہوری کے خلیفہ تھے۔ آپ اپنے دور میں ضلع میں پوری سرگرمی کے ساتھ جمیعت کے پروگراموں کو بڑھاتے رہے۔ یہاں کی قیادت کا سہرا مولانا رشید احمد قادری کے سر رہا۔ آپ نے پوری تحریک میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ حالیہ رکن سازی کے میدان میں بڑی تعداد میں نئے لوگ جمیعتہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اور جمعیت کی پوزیشن یہاں پہلے سے بھی بہتر ہے۔ پسرور کے ساتھ ساتھ یہاں قلعہ صوبے سنگھ سوکن ونڈ۔ چونڈہ میں جماعتی کام ہوا ہے۔ چونڈہ میں شیخ عبد الکریم بھٹی۔ مولوی شفیع خاص سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

نارووال

صدر مولانا محمد یحییٰ محسن۔ سیکرٹری جنرل چوہدری محمد سلیمان ایڈل۔ نائب صدر ڈاکٹر محمد صفدر۔ دوم حاجی عبد الجبار دیٹ۔ اہم ورکروں میں حاجی محمود۔ محمد ناصر۔ حاجی نور احمد۔ عبد القیوم خاں۔ محمد اللطیف بٹ۔ محمد امین۔ جماعتی راہنماؤں اور کارکنوں نے ہر تحریک میں قابل تعریف کام انجام دیا۔ خصوصاً ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جمیعتہ کے ورکروں نے مثالی کردار ادا کیا۔ رکن سازی مہم کے سلسلہ میں یہاں کافی تعداد میں نئے لوگ جمیعتہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے یہاں جمیعتہ صرف نام تک محدود تھی۔ اب مولانا محمد یحییٰ محسن صدر شعبہ مذہبی امور کی محنت اور کوشش سے یہاں جمیعتہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ نارووال کے علاوہ یہاں دیگر قصبات میں بھی رکن سازی ہوئی ہے۔ قصاب، سن کھترہ،

بقیہ صفحہ ۱۰

مرتب: قاری سعید الرحمٰن، راولپنڈی

مولانا مفتی محمود مدظلہ کا

دورۂ ممالکِ عربیہ!

دیارِ حرم میں ۲۳ روزہ قیام کی تفصیلی روئیداد

مدینہ منورہ میں حاضری ۲۷ / اپریل بروز جمعہ ۵ بجکر ۳۰ منٹ میں ہم ارض مقدس مدینہ منورہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے ایئرپورٹ پر پہونچے ہوائی جہاز پر زانہ مجھے یہ خیال آیا کہ یہی فاصلہ جو آج چند منٹ پر ہم طے کر رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی معیت میں کتنے دنوں میں طے کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک قدم پر یہ کائنات کے ایجادات قربان ہوں کن رنج و مصائب و مشکلات سے یہ اسفار طے ہوئی۔ ہجرت کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کن مشکلات میں کفار کی پوری طاقت آپ کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ سراقہ بن مالک جب تیز رفتار اور مشہور شہسوار بھی آپ کے تعاقب میں ہے جو آپ کے معجزات کو دیکھ کر بالآخر مسلمان ہو جاتا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ کی مکہ معظمہ تشریف آوری اور پھر واپس فتح مکہ اور غزوہ، حنین سے واپسی۔ غزوہ بدر وغیرہ اسلام کے یہ اہم واقعات اس راستہ میں نمودار ہوئے لیکن آج کا انسان ان سب چیزوں سے بے خبر چشم زدن میں ان مقدس خطہ ہائے ارض کی فضاؤں سے گذر جاتا ہے۔ مدینہ منورہ کے ایئرپورٹ پر قطار بنائے ہوئے علماء و مشائخ کا ہجوم تھا۔ جو مفتی صاحب کا استقبال کے لئے آیا ہوا تھا۔ مدارات کے ایک نہج ان حضرات کی آمد اور استقبال انتہائی خلوص و محبت کی دلیل ہے آنے والوں میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلبہ کی کثیر تعداد مولانا بشیر علی صاحب کی سربراہی میں موجود تھی۔ مدینہ کے علماء میں شیخ عبدالقادر فرغانی اور پاکستانی مکتب مولانا عبدالحفیظ صاحب اور حافظ لطیف احمد صاحب کا نام قابل ذکر ہے قیام کے لئے پاکستانی ہاؤس میں انتظام تھا۔ جو مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ترین جگہ ہے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پاکستانی حضرات کے اصرار پر مختلف پروگرام مشورہ سے تجویز ہوئے پروگرام میں استقبالیہ، تقاریر، خطابات اور مختلف ممالک کے وفود سے ملاقاتیں تھیں یہ اہم کام مولانا شیر علی شاہ صاحب کے ذمہ لگایا گیا۔ جو یہاں کے حالات اور کوائف سے زیادہ واقف تھے۔ آجکل ملازمت کے سلسلہ میں بہت سے پاکستانی حضرات مختلف کمپنیوں میں کام کر رہے ہیں ان کا بھی اصرار تھا کہ جہاں زیادہ تر پاکستانی ہوں وہاں تقاریر کا انتظام ہو راستہ بھر میں لوگوں کے شوق و ذوق اور رجوع کے پیش نظر یہ پروگرام بھی طے پا گئے۔ مدینہ کے مشائخ نے کہا کہ علماء اور حرم نبوی سے متعلق حضرات جن کو بھی حضرت مفتی صاحب کی آمد کا حال معلوم ہوا وہ ملاقات کے لئے پاکستان ہاؤس میں تشریف لاتے رہے بقیۃ السلف خادم الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا شیخ محدث مستغنا اللہ جو آج کل مسجد نبوی کے قریب مدرسہ علوم شرعیہ میں مقیم ہیں۔ جو فی الحقیقت اس دور میں یکتائے زمانہ اور آئمہ من آیات اللہ ہیں اور اکابر کی نشانی ہیں اسے حضرت مفتی صاحب کو انتہائی عقیدت و محبت کا تعلق ہے حضرت شیخ مسلسل علیل ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہیں کئی پرانے امراض کے شکار ہیں۔ لیکن دل و دماغ ہر حاضر، دین اور دیندار وں کے لئے راہ دعا ہر وقت ذکر و فکر کے مشاغل روز و شب کے پروگرام اپنے اکابر کے فیض یافتہ ہیں۔ سب اکابر کے محاسن کے جامع ہیں۔ ملک عبدالغنی صاحب کے ذریعہ حضرت شیخ کی طرف سے بعد عرصہ ملاقات کا مقرر ہوا۔ چنانچہ جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہا بلاناغہ عصر کے بعد حضرت شیخ کی خدمت میں حاضری ہوتی اور رفروٹ چائے اور کافی سے مہمان نوازی ہوتی اور یہ روحانی مجلس قبیل مغرب تک جاری رہی۔ حضرت شیخ اپنی چارپائی پر لیٹے رہے اور لیٹے ہی اپنے ارشادات سے نوازتے حضرت کی خدمت میں چند لمحے بیٹھ کر اس شعر کا مطلب سمجھ میں آتا ہو

یک ساعت صحبتِ با اولیا
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

حضرت مفتی صاحب جس عقیدت سے حاضر ہوتے حضرت شیخ کی طرف سے محبت و اکرام کا سلوک ہوتا۔ ایک بار حضرت مفتی صاحب طلبہ کے ایک پروگرام میں شرکت کی وجہ سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو راقم الحروف سے بار بار حضرت شیخ نے دریافت کیا۔ کہ مفتی صاحب کب آئیں گے اور ہائے کہ مفتی صاحب بڑے مجاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس دور میں ان سے بڑا کام لے رہے ہیں اور اپنی خدام سے کہا کہ مفتی صاحب کی تشریف آوری پر مہمان نوازی میں معمولی سی بھی تاخیر نہ ہونے پائے آج جمعہ کا دن ہو۔ اہل مدینہ اور اردگرد کے لوگ جوق در جوق مسجد نبوی کا رخ کر رہے ہیں۔ مسجد نبوی کے امام شیخ عبدالعزیز صالح نے غیبت اور چغلخوری کی برائی پر آج فصیح و بلیغ خطبہ دیا۔ بعد عشاء مفتی صاحب سے ملاقات کے لئے مدینہ یونیورسٹی کے الامین العام شیخ محمد عمر فلاطہ اور آئمہ

حرم میں ایک امام ان کے ساتھ برائے ملاقات تشریف لائے۔ شیخ محمد عمر فلاطہ حال ہی میں پاکستان سے واپس آئے ہیں۔ اہلحدیث کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ وہ اہل پاکستان کی دینداری کے بڑے مداح ہیں اور ان کو یہ ادا بہت پسند آئی کہ رات کے ۲-۲ بجے تک عوام جلسوں میں اللہ کے دین کی باتیں سننے کے لئے بیٹھے رہے۔ شیخ محمد عمر عرصہ دراز سے مسجد نبوی میں بعد مغرب درس دیتے ہیں۔

۲۹ اپریل آج کا دن مدینہ یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ کے تفصیلی دورے کے لئے مقرر کیا گیا۔ مدینہ یونیورسٹی ایک بڑا اہم دینی تعلیمی مرکز ہے سو کے قریب ممالک کے ہزاروں طلبہ یہاں زیر تعلیم ہیں۔ ماحول بڑا پاکیزہ ہے طلبہ کی رہائش کا انتظام نہایت شاندار ہے۔ طلبہ بڑی خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بہت سے طلبہ نے اپنی کاریں خرید رکھی ہوئی ہیں۔ آج کل وائس چانسلر (رئیس) شیخ عبدالحسن عباد ہیں۔ جو ایک جید فقیہ عالم و محدث ہیں۔ انتظامی امور میں مہارت کے ساتھ علمی میدان میں بھی خالق وارفع ہیں۔ بڑی سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔ صاف گوئی ان کا خاص شیوہ ہے حضرت مفتی صاحب کی شخصیت سے ماشاءاللہ بڑے متاثر ہیں۔ بڑے اعزاز و اکرام کا سلوک کیا۔

صبح مفتی صاحب جامعہ میں پہونچے تو سب سے پہلے وائس چانسلر کے دفتر میں کچھ دیر قیام کیا۔ جامعہ کے بارے میں تفصیلات بتلائی گئ امین عام جناب محمد عمر فلاطہ بھی تشریف لائے اور کلیتہ القرآن میں قاری عبدالقوی صاحب جو لاہور کے رہنے والے ہیں وہ بھی تشریف لائے۔

وائس چانسلر نے مفتی صاحب کو جامعہ کا تفصیلی دورہ کرنے کا کہا الامین امام شیخ محمد عمر کی رہنمائی میں جامعہ کے کتب خانہ کلیتہ اشرفیہ، کلیتہ القرآن، کلیتہ الاموہ، کلیتہ اصول الدین اور ثانویہ کا تفصیلی معائنہ کیا ہر کلیتہ (کالج) کے پرنسپل نے تفصیلاً طریق تعلیم اور کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالی، پاکستانی طلبہ کی خوشی اس دن دیدنی تھی! اسلئے کہ اس قسم کے اعزاز کے ساتھ مفتی صاحب کا دورہ جامعہ اسلامیہ میں بہت کم ہوتا ہے بلکہ بقول بعض حضرات کے ولی عہد شہزادہ فہد کے بعد یہ دوسرا موقع تھا۔ جس میں کسی مہمان کی اس قدر تعظیم کی گئی فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ شیخ محمد عمر فلاطہ جو اس دورہ پر مفتی صاحب کے ساتھ تھے بتانے لگے کہ میں آپ کو دیکھ کر اس لئے خوش ہو رہا ہوں کہ آپ نے دین کی سربلندی کے لئے خدمت کی اور دین اور سیاست کو اکٹھا کر کے دکھا دیا۔

مفتی صاحب جب اس دورہ میں کچھ تھکاوٹ محسوس کرنے لگے تو شیخ محمد عمر نے کہا "وفی سبیل اللہ ما لقیت" اور کہا کہ یہ دن جامعہ کے لئے وقف ہیں

کلیتہ الاموہ کے استاد شیخ محمد المجذوب ایک صاحب طرز ادیب ہیں (جنہوں نے حال ہی میں رسالہ الاموہ میں مضمون لکھا تھا جس کا عنوان وفاع عن الحی لا من ضیاء الحق، مضمون میں پاکستان کی موجودہ حکومت کے بعض اقدامات کی دلائل سے تائید کی تھی انہوں نے مفتی صاحب کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اگر آپ کامیاب ہوئے تو سارا عالم آپ کی اتباع کریگا مفتی صاحب کے اس دورہ سے پاکستانی طلبہ بہت خوش تھے اور بقول بعض آج ہمیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ باپ نے بیٹوں کے سر پرست شفقت رکھا ہے اور ہماری پشت پناہی بھی کوئی کر رہا ہے۔ جامعہ میں پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، ایران افغانستان کے طلبہ نے الگ الگ وقت مانگا ملاقات اور سوال جواب کے لئے چنانچہ عصر کے بعد ہر روز ایک ایک ملک کے طلبہ کے ساتھ مفتی صاحب کی گفتگو ہوتی تھی۔ بعد عشاء آج وقت شیخ الحدیث کے ہاں دعوت طعام تھی۔

۳۰ اپریل بعد عصر آج مسجد نبوی کے شہیر و معروف خطیب و امام شیخ عبدالعزیز صالح کے گھر میں جو مسجد نبوی کے متصل ہے سے ملاقات کا پروگرام ہے۔ اتفاق سے جب وہاں گئے تو حضرت مولانا حسین احمدؒ کے بھتیجے اور مدینہ منورہ کے باثر اور صاحب ثروت شخصیت سید حبیب بھی موجود تھے۔ سید حبیب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اسلاف کے طفیل بڑی وجاہت و ثروت سے نوازا ہے اور حبیب کے والد صاحبؒ، چچا صاحب اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے ابتداء میں بڑی تنگدستی اور تکلیف سے وقت گذارا آج سید حبیب مدینہ منورہ میں بڑی جائیدادوں کے مالک ہیں مدرسہ شرعیہ بھی آپ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔

شہزادہ فہد کے بھی معتمد خاص ہیں امام حرم شیخ عبدالعزیز صالح سے بڑی پر لطف گفتگو رہی عالم اسلام کے مسائل، اشتراکیت کے عالم اسلام پر اثرات، افغانستان، ایران، یوگنڈا کی صورت حال موضوع بحث رہی۔ امام صاحب پاکستانی عوام کے اسلام سے محبت اور دین سے عقیدت کے بڑے معترف ہیں امام صاحب پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ لاکھوں مسلمانوں کا ان کے اقتدار میں نماز کی ادائیگی کا منظر ان کے سامنے تھا۔ آپ ان فتووں سے بھی باخبر تھے۔ جو اہل بدعت (بقول اہل عرب قبوریین) نے ان کے اقتدار میں نماز جائز نہ ہونے کے بارے میں دیتے تھے۔ مزید تعجب اس پر کہ یہاں آکر حرمین میں بھی ائمہ حرم کے پیچھے نماز کے شرف سے محروم رہے ہیں۔ جب اس طویل گفتگو کے بعد مفتی صاحب اٹھنے لگے تو امام صاحب نے باہر سڑک تک مشایعت کرتے ہوئے کہا۔ واللہ هذا المجلس لا یمل کہ اس مجلس سے ابھی دل نہیں بھرا۔

مسجد نور میں خطاب

تبلیغی جماعت جو آج دنیا کے کونے کونے میں دین کا پیغام پہونچا رہی ہے۔ جس کے مراکز چپے چپے پر قائم ہیں۔ مدینہ منورہ میں تبلیغی جماعت کا مرکز مسجد نور ہے جو جنت البقیع کے نواح میں واقع ہے پیر کے دن بعد مغرب یہاں اجتماع ہوتا ہے مسجد کے نچلے حصہ میں عرب بھائیوں کے لئے عربی میں اور اوپر کے حصہ میں اردو خطاب ہوتا ہے۔ مفتی صاحب نے اردو میں تبلیغ کی اہمیت اور اس کے فضائل بیان کئے۔

یکم مئی۔ آج شیخ عبداللہ بن عقلہ سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ شیخ ۹ بجے پاکستان ہاؤس تشریف لائے۔ شیخ بن عقلہ آج کل حرم نبوی کے امور کے رئیس اور مسجد نبوی کے سب انتظامات کے انچارج ہیں۔ شؤن دینیہ کے نائب الرئیس ہیں بڑے

متقی پرہیزگار اور متصلب فی الدین بزرگ ہیں۔ چہرے سے زہد و ورع مترشح ہوتا ہے موجودہ منصب پر تقرری کے بعد بہت سی بائیں مسدود ہو گئیں کسی سربراہ مملکت کی آمد کے موقع پر مسجد نبوی پر فوٹو اتارنا پہلے عام معمول تھا لیکن اب اس کی اجازت نہیں۔ پچھلے دنوں ایک ملک کے سربراہ کے آمد کے موقع پر جب فوٹو گرافر اندر جانے لگے تو شیخ نے روک دیا۔ اور اجازت نہیں دی۔

گذشتہ دن بعد عصر مدینہ منورہ کے مدیر اوقاف آئے اور جلالۃ الملک شاہ خالد بن عبدالعزیز کے وزیر دربار شیخ احمد عبدالوہاب (المراسم الملکی) کی طرف سے پیغام پہونچایا کہ جلالۃ الملک خالد سے مفتی صاحب کی ملاقات کا وقت اور پروگرام ۲ مئی بروز بدھ صبح دس بجے قصر المعذی میں مقرر ہو گیا ہے اتنے میں شیخ عبدالعزیز بن باز رئیس الدعوۃ والارشاد ریاض سے تار آگیا جس میں تحریر تھا۔ اشارۃ لبرقیتکم تاریخ ۹۹/۵/۲۹ نفیدکم انکیسرنا الاجتماع بکم للبحث فی القضایا الاسلامیۃ، فنرجو التکرم بالافادۃ عن وقت، قدومکم الی الریاض و عن رقم الرحلی حتی نقابلکم۔ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز الریاض،

پہلے پروگرام یہ تھا کہ مدینہ منورہ میں دس بارہ روز قیام کر کے اور یہاں کے سب روحانی وجماعتی پروگرام نمٹا کر ریاض روانگی ہوگی اور وہاں تفصیلی قیام رہے گا۔ لیکن جلالۃ الملک سے ملاقات کے پروگرام کی بنا پر احباب سے مشورہ اور حضرت شیخ مدظلہ، کے ارشاد کے موافق پروگرام طے پایا کہ روز منگل بعد عشاء بذریعہ ہوائی جہاز روانگی ہو اور بدھ کے دن ملاقات کے بعد جمعرات کو مدینہ منورہ واپس ہو جائیں اور بقیہ پروگرام نمٹائے جائیں۔ اس پروگرام کو حتمی شکل دینے کے بعد شیخ بن باز اور وزارت المراسم الملکی کو اطلاع دے دی گئی۔ رفقائے سفر کے علاوہ مولانا شیر علی شاہ صاحب، ملک عبدالغنی صاحب اور حافظ لطیف احمد صاحب بھی ریاض گئے سفر میں ہمراہ تھے رات ۱۲ بجے ریاض کے ایئرپورٹ پر پہونچے۔ المراسم الملکی کے نمائندے شیخ عبدالعزیز بن باز کے نائب خاص شیخ محمد بن مسعود اور پاکستانی حضرات کثیر تعداد میں موجود تھے مراسم ملکی کی طرف سے تین کاریں مستقل طور پر ریاض میں قیام کے دوران متعین کر دی گئی تھیں۔ قیام کا انتظام مراسم ملکی کی طرف سے تھا۔

ریاض کے ہوٹلوں کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہاں کئی ماہ قبل کمرے بک کرنے پڑتے ہیں۔ غیر ملکی لوگوں کی آمد اس کثرت سے ہے کہ ریاض کے ہوٹل تنگ دامانی کی شکایت کرنے لگے۔ چنانچہ قیام کے لئے ریاض کے نواح میں ہوٹل خریط ماریوط کا انتخاب ہوا۔ یہاں کا ایک جدید ہوٹل ہے دوسرے دن خندق نخر ائمہ میں جو ریاض کے وسط میں ہے انتظام کیا گیا۔ ریاض کے یہ ہوٹل آرام و آسائش کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔

صبح ۹ بجے شیخ بن باز ہوٹل میں تشریف لائے۔ مفتی صاحب نے جب مختصر قیام کا ذکر کیا تو شیخ مدت قیام طویل کرنے پر اصرار کرتے رہے مگر مفتی صاحب نے مدینہ منورہ میں اپنی مصروفیت پر شیخ کو منوایا۔ چنانچہ شیخ نے رات استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں ریاض کے ممتاز علماء مشائخ اور سرکردہ شخصیات موجود تھیں۔

شاہ خالد سے ملاقات

وزیر مراسم ملکی سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا۔ جواب آیا کہ ٹھیک ساڑھے دس بجے حسب پروگرام قصر المعذر (شاہی محل) میں پہونچ جائیں۔ قصر المعذر ایک عالی شان محل ہے۔ جس میں جلالۃ الملک خالد باہر سے آنے والے مہمانوں سے ملاقات کرتے ہیں قصر پہونچنے پر افسران نے استقبال کیا غرفۃ الاستقبال میں چند منٹ ٹھہر سکے اور ملاقات کی اطلاع آئی ایک بڑا ہال کمرہ جس میں چاروں طرف ترتیب سے کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دروازہ پر عرب محافظ اپنے روایتی لباس و ہتھیار میں ملبوس کھڑے تھے ایک طرف شاہ کے مشیر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مفتی صاحب جب ہال میں پہونچے تو شاہ خالد جو درمیان کرسی پر تشریف فرما تھے آگے بڑھے۔ مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور سب رفقاء سے ملاقات کی۔ مفتی صاحب نے اپنے رفقاء کا تعارف کرایا شیخ محمد بن مسعود اور مولانا شیر علی شاہ بھی ہمراہ تھے یہ ملاقات آدھ گھنٹہ سے زیادہ رہی جس میں عالم اسلام کے مسائل پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اہم مسائل جو زیر بحث آئے انہیں عالم اسلام اور پاکستان کی صورت حال، عالم اسلام میں اشتراکی اور مغربی اثر و نفوذ، افغانستان و ایران کے معاملات، پاکستان اور سعودی عرب کے خصوصی تعلقات، پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ جیسے موضوعات زیر بحث آئے مفتی صاحب نے شاہ کو پاکستان کے حالات سے اور پاکستان کو درپیش بیرونی واندرونی خطرات سے آگاہ کیا۔ یہ گفتگو بڑے بے تکلف ماحول میں ہوئی۔ شاہ نے بعض امور کے بارے میں استفسار کیا اور مفتی صاحب نے تفصیل سے جواب دیئے، شاہ خالد بھی شاہ فیصل کی طرح عالم اسلام کے اتحاد کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اور اس مملکت کے ساتھ عالم اسلام کا روحانی رشتہ بھی ہے اور ان کی پالیسیاں پورے عالم اسلام مفاد کے لئے ہوتی ہیں ان کی دولت کا کافی حصہ عالم اسلام اور غریب ممالک کی امداد کے لئے صرف ہوتا ہے پاکستان کیلئے شاہ فیصل کی طرح شاہ خالد کی محبت اور تعلق ایک سرمایہ ہے اور یہ محبت پاکستان اور مملکت کے عوام سے ہے۔ کسی خاص شخص کی وجہ سے نہیں کہ اسلامی رشتے کی ذات سے متعلق نہیں ہوتے حکومت آنی جانی شے ہے پائیدار تعلق قوم و ملک سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کے فرمانرواؤں کو شخصی وجاہت کے ساتھ ساتھ دین اسلام پر عمل کا شرف بھی بخشا ہے۔

شام بعد عشاء۔ شیخ عبدالعزیز بن باز نے مفتی صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں علماء و مشائخ اور ریاض کے متقدر شخصیات شریک تھیں۔ شیخ بن باز سعودی عرب میں ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہیں۔ پوری مملکت میں اور خصوصاً شاہی خاندان میں بڑے با اثر ہیں حق گو عالم دین میں غضب کا حافظہ ہے کئی سال تک جامعہ اسلامیہ، مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے اور ان کے دور میں جامعہ نے بڑی ترقی کی۔ آج کل وزیر کے درجہ کے رئیس الامور کے منصب پر فائز ہیں۔ اتنے بڑے منصب کے باوجود بڑی سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔ مہمان نواز غریب پروری، اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ غرباء طلبہ پر تقسیم کرتے ہیں مفتی صاحب کے ساتھ بڑے گہرے مراسم ہیں۔ جنہیں محبت وعقیدت کی آمیزش جانبین سے ہے۔ مفتی صاحب نے شیخ بن باز کو پاکستان آنے کی دعوت دی۔ جو مناسب وقت کے لئے شیخ نے منظور کر لی۔

ریاض میں مختصر قیام کے دوران ہوٹل میں جن پاکستانی حضرات کو معلوم ہوتا رہا۔ ملاقات کے لئے آتے رہے جن میں بنوں کے ڈاکٹر شبیر صاحب فاضل

ذکر ہیں۔ بعد مغرب جسارت کے نمائندے جناب فرمان حمد نے اپنے گھر پاکستانی حضرات سے ملنے کا اہتمام کیا اور وہاں سوال وجواب کی معلوماتی محفل رہی۔ ریاض کے ایک مقتدر رسالے الدعوۃ کے ایڈیٹر جناب لقمان سلفی نے مفتی صاحب سے آج تفصیلی انٹرویو لیا۔

ریاض میں مختصر قیام کے بعد ۳ مئی جمعرات صبح دس بجے مدینہ منورہ روانگی ہوئی۔ ریاض ایئرپورٹ پر الوداع کے لئے مراسم ملکی کے افسران شیخ بن باز کے نائب شیخ محمد بن مسعود اور پاکستانی حضرات کی ایک تعداد موجود تھی۔ مدینہ منورہ ایئرپورٹ پر استقبال کے لئے علماء و مشائخ کے علاوہ رئیس حرم شیخ عبداللہ بن عقلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

۳ مئی آج بعد ظہر شیخ عبدالحسن عباد رئیس (وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی) کی طرف سے مدینہ کے بڑے ہوٹل فندق احباب میں استقبالیہ تھا۔ استقبالیہ میں یونیورسٹی کے اکابر شیوخ ابن الحام، مدینہ منورہ کے ممتاز علماء اور مختلف محکموں کے ممتاز افسران تھے استقبالیہ بہت پرتکلف تھا اور ایسا پرتکلف استقبالیہ سعودی عرب میں اپنی مثال آپ تھا عربوں کی مہمان نوازی کے سب انداز میں عیاں تھے شیخ عبدالحسن عباد اور الامین الحام بڑی محبت خلوص ومحبت کا اظہار کرتے رہے اس تقریب سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان حضرات کے دل میں مفتی صاحب کی کتنی قدر ہے بعد مغرب آج مدینہ منورہ یونیورسٹی کی جامع مسجد میں مفتی صاحب کا عربی میں خطاب (جس کو فی اصطلاح میں محاضرہ) کہا ہے کا آج اہتمام تھا۔ ہر ملک کے طلبہ اس خطاب میں موجود تھے مفتی صاحب کی تقریر سے پہلے شیخ عبدالحسن عباد نے خطاب کیا اور مفتی صاحب کے حق میں کلمات تحسین اور جامعہ میں تشریف آوری پر ہدیہ تبریک پیش کیا مفتی صاحب فی البدیہ عربی میں خطاب کیا جس میں پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور اس دافع فکری وعملی رکاوٹوں کا ذکر کیا۔ جامعہ کے دیگر مشائخ بھی موجود تھے۔ اسلام کے نظام حدود وتعزیرات کے فوائد اور اسلام کے اقتصادی نظام کے دور رس نتائج کا بالتفصیل ذکر کیا۔ مفتی صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبدالحسن عباد نے مفتی صاحب کی تقریر کی تائید میں خطاب کیا اور قبل عشاء یہ محاضرہ اختتام پذیر ہوا۔ اس قسم کے محاضرات اور اجتماعی پروگرام صرف بعض اہم بیرونی علمی شخصیات کی آمد پر ہوتا ہے

مفتی صاحب کے اس خطاب اور پذیرائی پر پاکستانی طلبہ خوشی سے پھولے نہ سمائے تھے۔

بعد عشاء مسجد خلیل میں پاکستانی حضرات سے خطاب کیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں پاکستانیوں نے شرکت کی۔ اس خطاب کی اہم بات نورانی صاحب کو اتحاد میں آنے کی دعوت تھی کہ مدینہ منورہ سے بھی ان کو دعوت اتحاد دی جائے گی۔

۴ مئی آج بعد نماز جمعہ شیخ عبداللہ بن عقلہ رئیس الحرم النبوی نے مفتی صاحب کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ دی۔ جس میں مدینہ منورہ کے علماء صلحاء کا ممتاز اجتماع تھا۔

۵ مئی۔ جامعہ اسلامیہ کے اساتذہ وشیوخ کی طرف سے مسجد قبا کے قریب ایک باغ میں بعد ظہر کھانے کا انتظام تھا۔ بعد عصر البعث الاسلامی جو لکھنو کا پشتو وعربی ماہنامہ ہے۔ مفتی صاحب نے انٹرویو ریکارڈ کرایا۔ رسالہ کے ایڈیٹر جناب سعید الرحمٰن الاعظمی صاحب آج کل یہاں آئے ہیں۔ حضرت شیخ مدظلہ سے آج الوداعی ملاقات ہوئی۔ مفتی صاحب نے شیخ سے کہا کہ با دل ناخواستہ جا رہا ہوں۔ شیخ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ پرنم آنکھوں کے ساتھ بوسہ دے کر رخصت ہو رہے ہیں۔ رات بعد عشاء مدینہ کے ایک عالم شیخ عبدالقادر فرعانی نے اپنے باغ میں ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا جس میں جامعہ کے علماء وطلبا اور صلحاء شریک تھے۔

۶ مئی بعد فجر روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر الوداعی سلام پیش کیا گیا اور ادائیگی عمرہ کے لئے مکہ روانگی ہوئی۔ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے جن طلباء نے پروگراموں کو کامیاب بنانے اور خدمات انجام دینے میں نمایاں حصہ لیا۔ ان میں مولانا شیر علی شاہ، مولانا اسماعیل سواتی مولانا سلیم شاہ، مولانا محمد کریم مولانا احمد خان صاحب ہدایت اللہ شاہ صاحب، رشید الرحمٰن صاحب، حضرت عمر صاحب، عبدالرزاق صاحب، عبدالحق بلوچی صاحب کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں جناب حافظ لطیف احمد صاحب اور ملک عبدالغنی صاحب نے قدم قدم آرام وآسائش کے انتظام میں کوشاں رہے

۷ مئی مکہ معظمہ میں عمرہ کی ادائیگی اور بعد ظہر طواف وداع کے بعد جدہ ایئرپورٹ پہنچے اور ۶ بجے کویت ایرویز سے کویت روانگی ہوئی۔

بقیہ سلسلہ وار ڈائری

مولانا نذیر احمد صدیقی۔ ظفروال مولانا عبدالحق، ڈاکٹر حفیظ اللہ۔ دھمتھل قاری عبدالبصیر علووال قاری خلیل احمد۔ تلونڈی کھنڈوراں حافظ لطیف احمد عوطہ مولانا محمد اسماعیل۔ ان حضرات نے اپنے اپنے مقام پر خاص دلچسپی سے کام کیا ہے۔ نارووال میں رکن سازی کے دوران تحریک استقلال کے صدر محمد ناصر اور عبدالقیوم اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔

نارووال میں تحریک کے دوران جو مقدمات قائم کئے گئے تھے۔ باوجود حکومت کی طرف سے واپس لینے کی یقین دہانیوں کے ابتک قائم ہیں۔ پولیس اس طرح کارکنوں کو پریشان کر رہی ہے اور آئے دن اُن کو تنگ کر رہی ہے۔ کارکنوں کے نئے سرے سے وارنٹ گرفتاری جاری کر رہے ہیں۔ یہاں کے عوام کا پر زور مطالبہ ہے کہ ان کو فوری ختم کر کے عوام کی پریشانی کو دور کیا جائے۔ پورے ضلع میں سیمنٹ، چینی اور پیٹرول کی قلت اور بلیک مارکیٹنگ ہے سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ گلیاں شکستہ۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر محکمہ واپڈا اور بلدیہ سے عوام کی عام شکایات ٹیلیفون کے بلوں میں غلط اندراج محکمہ بلدیہ پورے ضلع میں کہیں صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں لیتا۔ انتظامیہ عوام کے مسائل کی طرف توجہ نہیں دیتی۔ رشوت کا بازار گرم ہے مہنگائی ہر شہر میں اسقدر بڑھ گئی ہے کہ عام چیزیں بھی آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ سیالکوٹ میں خصوصاً شراب، جوا عام ہے۔ اور انتظامیہ کے علم میں ہونے کے باوجود کوئی رکاوٹ نہیں۔ بیرون ملک بھیجنے کا جھانسہ دیکر یہاں غلط افراد عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ ڈسکہ میں شہر کے اردگرد گندگی کے بڑے بڑے جوہڑ ہیں۔ جن کی وجہ سے مچھروں کی بھرمار ہے۔ ذرائع آمدورفت بالکل مفسد و ڈیلیوروں میں حکومت کے غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے آڑھتی اور زمیندار طبقہ اسقدر پریشان ہے کہ آئندہ کی فصل بیجنے سے تائب ہو چکا ہے۔ پیپل

آلو اور ٹماٹر دس روپے بوری تک فروخت ہوئے ہیں۔ جس سے زمیندار کا خرچ تک پورا نہیں ہوتا۔

کل پاکستان نظامِ شریعت کانفرنس

کے سلسلہ میں مجلس استقبالیہ کی ضروری ہدایات

جمیعۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۴ - ۵ اکتوبر کو لاہور میں منعقد ہونے والی کل پاکستان نظام شریعت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا اجلاس ۲۲ جون کو مدرسہ قاسم العلوم گیسٹ شیرانوالہ لاہور میں صدر استقبالیہ حضرت مولانا عبیداللہ انور کی زیر صدارت منعقد ہوا. جو کم وبیش دو گھنٹے جاری رہا. اجلاس میں کانفرنس کے ابتدائی انتظامات کا جائزہ لیا گیا. اور مندرجہ ذیل امور طے کئے گئے.

۱۔ جمیعۃ علماء اسلام ضلع لاہور کی مجلس عاملہ کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی ہوگی. اور ۱۴ جولائی کو ضلعی انتخابات کے موقعہ پر منعقد ہونے والی نومنتخب مجلس عاملہ انتظامیہ کمیٹی کے طور پر فرائض سنبھال لے گی.

۲۔ جناب عبدالحمید بٹ صاحب کی سربراہی میں مالیاتی کمیٹی قائم کر دی گئی. جس کے دیگر ارکان درج ذیل ہیں.

جناب مخدومی صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور
جناب رحمان بخش شو مارکیٹ لاہور
جناب شیخ عبدالرحمان صاحب لنڈا بازار لاہور.
جناب خواجہ احمد نعیم گلبرگ لاہور
جناب نظامی صاحب لنڈا بازار لاہور
ملک شیر محمد صاحب - شاہدرہ لاہور

۳۔ مولانا زاہد الراشدی کی سربراہی میں پبلسٹی کمیٹی کا اعلان پہلے ہی کیا جا چکا ہے.

۴۔ سرحد، سندھ، بلوچستان میں صوبائی سطح پر اور پنجاب میں ضلع سطح پر کانفرنس کمیٹیاں قائم کی جائیں. جن کے ارکان اسی سطح کی جمیعۃ کے امیر، ناظم عمومی، ناظم نشر و اشاعت، خازن اور سالار ہونگے. یہ کمیٹیاں کانفرنس کی تشہیر اور اس کی تیاریوں میں مجلس استقبالیہ کا ہاتھ بٹائے گی.

مجلس استقبالیہ کی طرف سے فنڈز کی وصولی مبلغ ۱۰۰ روپیہ، ۵۰ روپے، ۱۰ روپیہ، ۵ روپیہ کی مالیت کی رسید بکیں چھپوائی ہیں. جو مجلس استقبالیہ کے طے کردہ کوٹہ کے مطابق پنجاب کے ہر ضلع کے امیر یا ناظم عمومی اور سندھ، سرحد، بلوچستان اور کراچی کے امراء کو بھجوائی جاری ہیں.

ان رسید بکوں پر وصول شدہ رقم میں سے کانفرنس کے سلسلہ میں ضلعی اخراجات کے لئے ۲۰ فیصد رقم وضع کرنے کی اجازت دی گئی ہے. بشرطیکہ یہ رقم کانفرنس کی تشہیر، کانفرنس کے سلسلہ میں آمد و رفت اور رضاکاروں کی تیاریوں میں صرف کی جائے. اور اس کا ضابطہ حساب بھی استقبالیہ کو دیا جائے.

۶۔ صوبائی اور ضلعی جمیعتوں سے کانفرنس کے سلسلہ میں رقم کی وصولی کے لئے مجلس استقبالیہ کی طرف سے مستقل محصل مقرر کیا جائے گا.

۷۔ رقم کی تعیین کے بغیر کانفرنس کیلئے ایک سادہ رسید بک بھی چھپوائی جا رہی ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے.

۸۔ ہر سطح کی کانفرنس کمیٹیاں مجلس استقبالیہ کو ہر پندرہ دن کے بعد اپنی کارکردگی بارے میں رپورٹ پیش کریں گی.

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی صورت حال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا. کہ اسلامی قوانین پر مؤثر عملدرآمد کے لئے عدلیہ اور انتظامیہ کے ڈھانچہ کو اسلامی تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے.

ایک اور قرارداد میں سنہری مسجد لاہور اور دیگر مساجد میں فرقہ وارانہ غنڈہ گردی کی مذمت کی گئی. اور کہا گیا ہے کہ کچھ عناصر سوچی سمجھی سازش کے تحت فرقہ وارانہ کشمکش کو تیز کر کے اسلامی قوانین پر عملدرآمد کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں. اور مساجد پر قبضہ کی مہم بھی اسی کا ایک حصہ ہے.

قرارداد میں الزام لگایا گیا ہے. کہ فرقہ پرست عناصر کی اس مہم کو صوبائی انتظامیہ کی پشت پناہی حاصل ہے. اور بعض ذمہ دار افسران جان بوجھ کر سازشی عناصر کی پشت پناہی کر رہے ہیں.

قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس صورت حال کا فوری نوٹس لیا جائے اور مساجد پر مخالفانہ قبضہ کی شرارتوں کو کنٹرول کیا جائے.

مجلس استقبالیہ کا ایک اجلاس ۳۰ جون کو مولانا محمد اجمل خاں کی زیر صدارت منعقد ہوا. جس میں مجلس استقبالیہ کے مندرجہ ذیل عہدے دار چنے گئے

نائب صدر - مولانا محمد شاد امروٹی سکھر
" مولانا ایوب جان بنوری پشاور
" مولانا عبدالواحد کوئٹہ
جائنٹ سیکرٹری - میاں محمد حنیف لاہور
سالار خواجہ عبدالرؤف. ملتان

مجلس استقبالیہ کے باقی ارکان اور دیگر تفصیلات کا اعلان آئندہ شمارہ میں کر دیا جائیگا - انشاءاللہ تعالیٰ

تحریر : غلام اکبر سلیمانی

پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور اسکی عملی صورت کا فقدان

۱۲ ربیع الاول کے مقدس چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر وصدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے جن اسلامی قوانین کا نفاذ کر کے نظام مصطفیٰ کی ابتدا کی تھی اس بسم اللہ کے بعد حالات میں کوئی ایسا تغیر نہیں آیا جسے ہم مثبت نتائج کا حامل کہہ سکیں نہ کسی زانی کو سنگسار کیا گیا، نہ کسی چور کے ہاتھ کاٹے گئے بلکہ ان کے جرائم میں اضافہ ہوا ہے دن دھاڑے چوری ڈاکے اور بنکوں کو لوٹنا روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ نظام اسلام کا عملی نمونہ دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس گئی ہیں یہ انتظار کی گھڑیاں کب ختم ہوں گی۔ مسلم قوم کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ قانون اسلام کی بجائے قانون کفر کے زیر سایہ زندگی گذارنے پر مجبور ہے اس بدقسمتی کے ازالہ کے لئے یہ خطۂ پاک حاصل کیا اور جب سے یہ ملک منصۂ وجود پر جلوہ گر ہوا ہے تب سے اپنے حکمرانوں کا منہ تک رہا ہے کہ یہاں اسلام کو پھلنے پھولنے اور پنپنے کا موقع کب دیا جائے گا۔ یہاں کئی حکمران آئے اور اپنی بادشاہت کا ڈنکا بجا کر رخصت ہوئے بہت سی وزارتیں بنیں اور بگڑیں بہت سے دور آئے اور گئے لیکن افسوس اور صد افسوس کہ اس قوم کی قسمت نہ بدلی اور یہاں کے باشندوں کو اسلام کا سایۂ رحمت نصیب نہ ہوا بر آنے والے حکمران نے اسلام اسلام کے نعرے لگائے لیکن عملی طور پر یہاں اسلام کے نفاذ کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔

قوم ابھی تک امید وبیم کے طوفانوں میں ہچکولے کھا رہی ہے وہ دیکھتی ہے کہ ہماری عدالتوں میں آج بھی خدا تعالیٰ کے قانون کی جگہ انگریز کا فرسودہ قانون رائج ہے ہمارے بازاروں اور منڈیوں میں لین دین کا سارا نظام اسلامی احکام کے برعکس چل رہا ہے آج بھی معیشت کے تمام شعبوں پر اسلامی قانون کی بجائے یہودیوں کا سودی نظام مسلط ہے چوری ڈکیتی قتل اور اغوا کی وارداتوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے فحاشی برہنگی اور مرد وزن کے اختلاط کا سیلاب آج بھی قوم کی اخلاقی دیواروں سے ٹکرا رہا ہے بے حیائی کے مناظر دیدہ ودل آوارگی اور انارکی کا درس دے رہے ہیں اور قوم مایوسی کے عالم میں دم بخود رہ جاتی ہے اور نظام مصطفیٰ کے حسین وعدے کھوکھلے نعروں کا تسلسل نظر آتے ہیں۔ قول وفعل کا یہی تضاد ہے جو بالآخر مایوس کر دیتا ہے اور قوم کی قوت عمل کو مفلوج کر دیتا ہے قوم بے یقینی اور تذبذب کے گرداب میں یہ سوال کر رہی ہے کہ پاکستان میں کبھی عملی طور پر بھی اسلامی نظام کا سورج طلوع ہوگا اور کب؟

۲ شوال ۱۳۹۸ھ (۱۶ ستمبر) کو سابق صدر چوہدری فضل الٰہی کی سبکدوشی کے بعد بری فوج کے سربراہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے صدر مملکت کے عہدے کا حلف اٹھایا اور اس عہدہ جلیلہ کا حلف اٹھانے کے بعد ان کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہوا اگر ان تمام اختیارات کے باوجود اسلام کو عملی اور نتیجہ خیز صورت میں نافذ کر سکے تو محض اعلانات سے قوم کی بگڑی نہ سدھر سکے گی آخر عملی رنگ دینے میں کونسی رکاوٹ حائل ہے اور عملی صورت کے بغیر اصلاح اور عبرت کے تقاضے کیسے پورے کئے جائیں گے۔

پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ کا نعرہ جب پاکستان کے لئے لگایا گیا تھا کیا موجودہ حالات اس کو پورا کرتے ہیں۔

ع۔ خوب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

خدا تعالیٰ جنرل صاحب کو توفیق اور ارزانی فرمائے کہ وہ پاکستان کے نصب العین یعنی نظام اسلام کی تکمیل کے لئے سعی بلیغ کریں اور عملی طور پر مثبت نتائج پیدا کریں تاکہ قوم کے دیرینہ خواب کی تعبیر ممکن ہو سکے۔

پاکستان اسلامی مملکت ہے اس کے دستور کے لئے یہ ضمانت ہے کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق ہوگا۔ اس لئے پاکستان کے اسلامی مملکت ہونے کے لحاظ سے یہ ضروری ہے۔ کہ کلی طور پر نظام حکومت اسلامی شریعت کے قانون کے تحت ہو جس حکومت کا مذہب اسلام ہو اس کے کسی شعبہ میں یہ گنجائش نہیں کہ کوئی بھی بات کوئی بھی قانون کسی قسم کی تعزیر اور سزا اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق نہ ہو اسلام ایک مکمل قانون ہے اور مستقل دستور اور ایسا جامع اور برتر پاکیزہ نظام ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا کا کوئی قانون اور دستور ذرہ برابر حیثیت نہیں رکھتا بلکہ دنیا کا ہر دستور ناقص ہے نامکمل انسانی

چشمہ رائٹ بنک اری گیشن پراجیکٹ

عطاء الرحمٰن جعفری
بی۔اے۔آنرز

شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور پنجاب کے اضلاع ڈیرہ اسماعیل خاں اور ڈیرہ غازی خاں کے وسیع اور بے آب وگیاہ زمین کو ایک طاقت ور پیداواری زمین میں بدلنے کا دیرینہ خواب حقیقت کے روپ میں سامنے آرہا ہے ۱۹۷۰ء کی بات ہے کہ سندھ طاس کے عظیم الشان بحالیاتی منصوبے کے ایک حصہ کے طور پر دریائے سندھ پر چشمہ بیراج کی تکمیل ہوئی۔ تو اس سے یہ امیدیں پیدا ہونے لگیں کہ اب تک بنجر اور غیر آباد رہنے والی زمینوں کو اقتصادی طور پر پاکستان کے دوسرے علاقوں کے برابر لانے کے لئے فروغ اور ترقی دی جائے گی۔

دریائے سندھ اور دریائے جہلم پر تعمیر ہونے والے تربیلا اور منگلا ڈیم کے کام شروع کر دینے سے سندھ کے پیداواری قوت رکھنے والے میدانوں میں مربوط شہری آب پاشی کے امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ یہ صورت حال آب پاشی کی ٹھوس اسکیموں کی تشکیل کا باعث نہیں ہے۔ جن کی بنیاد طاس سندھ کے بحالیاتی منصوبے کے تحت تعمیر کئے جانے والے بیراجوں کے وسیع نظام پر رکھی گئی ہے۔ جن میں سے ایک چشمہ رائٹ بنک کنال کی آب پاشی کی سکیم ہے۔ جس پر تعمیری کام تندہی سے ہو رہا ہے ۸ جون ۱۹۷۸ء کو زمین کی کھدائی کی تقریب سے شروع کیا گیا ہے۔ اور جس کا افتتاح صدر جنرل محمد ضیاالحق نے کیا۔ اور افتتاح کے بعد دعا کی قیادت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر پاکستان قومی اتحاد نے کی۔ یہ دراصل مفتی صاحب قبلہ کے مساعی جمیلہ کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ اُن کی دیرینہ خواہش نے حقیقت کا روپ اختیار کیا۔

صدیوں سے شمالی، مغربی سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں اور پنجاب کے ڈیرہ غازی خاں میں دریائے سندھ کے داہنے کنارے اس زمین کے وسیع خطے حیات بخش پانی کو ترستے رہے۔ اس طرح وہ پیداوار کی نعمت سے محروم رہے بارشوں کے علاوہ سلسلہ کوہ سلیمان سے نکلنے والے چند دوامی چشمے اور سلسلہ کوہ سلیمان اور دریائے سندھ کے درمیان میدان میں صورت میں گزرنے والی متعدد سیلابی گزرگاہیں ہیں۔ چونکہ اس علاقہ میں معقول روزگار کے دوسرے مواقع نہیں ہیں اس لئے زراعت سے وابستہ ان علاقوں میں آباد اکثر عوام کا معیار زندگی صرف گذارہ کی حد تک ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں کی زراعت اُس کی معیشت کا ایک اہم حصہ شمار ہو اور وہاں کی زمین بنجر اور نیم بنجر قسم کی ہو تو آب پاشی کی سہولتوں کو ترجیح بنیادوں پر فروغ دینے کی ضرورت واضح ہوتی ہے۔ کہ اس پر توجہ دینا اولین ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اس پر کسی قسم کی زور دینے دینے کی ضرورت نہیں ۱۹۵۵ء میں پہلے پانچ سالہ منصوبے کے آغاز سے ملک کی صنعتی بنیاد کو وسیع کرنے کے لئے دو عشروں سے زائد عرصہ کی منظم کوششوں کے باوجود زراعت پاکستان کے کثیر التعداد عوام کا غالب اقتصادی ذریعہ رہی ہے۔ اس سے مجموعی ملکی پیداوار کا ۳۵ فیصد اور غیر ملکی زرمبادلہ کا ۸۰ فیصد حاصل ہوتا ہے۔ اور اس میں کل لیبر فورس کا ۶۰ فیصد سے زائد حصہ شامل ہے

جائزے اور تحقیقاتی کام

اس طرح جون ۱۹۷۸ء کو چشمہ رائٹ بنک کے آبپاشی کے منصوبے کی زمین کی کھدائی کی تقریب ایک عشرہ سے زائد عرصہ کے صبر آزما اور تکلیف دہ کام کا نقطۂ عروج ہے جو جائزوں تحقیقاتی کاموں اور منصوبوں سے دوسری کارروائیوں پر مشتمل ہے۔ منصوبے کے ممکن العمل ہونے کا جائزہ نومبر ۱۹۷۰ء میں واپڈا سے تیار کیا گیا سنٹرل ڈویلپمنٹ بنک کے تحقیقاتی کمیشن نے اکتوبر ۱۹۷۶ء میں منصوبے کے علاقہ کا معائنہ کیا۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی۔

منصوبہ ایک نظر میں

اس منصوبے کے تحت دریائے سندھ سے حاصل ہونے والے پانی کی بنیاد پر آب پاشی کے بھاری بھرکم نظام سے علاقے کی ترقی کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس منصوبے سے جو چشمہ رائٹ بنک کنال کی آب پاشی کی مجموعی سکیم کا پہلا مرحلہ ہے ۰۰۰، ۱۳۵ ایکڑ زمین سیراب ہوگی۔ جس میں سے ۰۰۰، ۳۵ زمین ڈیرہ اسماعیل خاں میں اور ۰۰۰، ۵۷ ایکڑ زمین ڈیرہ غازی خاں میں ہے۔ یہ منصوبہ آخر کار تقریباً ۰۰۰، ۶۸، ۱۳ ایکڑ زمین کو سیراب کریگا اور توقع ہے کہ باقی ماندہ ۰۰۰، ۹۸ کا رقبہ لفٹ اری کی سکیموں سے سیراب کیا جائے گا درحقیقت یہ علاقے موسمی رحم وکرم پر انحصار رکھتے

ہیں۔ معمولی بارشیں ہوتی ہیں۔ یہاں تک اچھے موسمی سال میں بھی پچاس فیصد فصلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ زرعی پیداوار کئی سال سے جامد ہو چکی ہے۔ جبکہ آبادی کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اس منصوبے کے کام کی وسعت کے سبب قریباً چھ سے سات سال تک کا عرصہ درکار ہوگا بشرطیکہ فنڈز معقول مدار میں ملتے رہے۔ اور ضروری سامان یقینی طور پر ملتا رہا۔

کام کی وسعت

منصوبے کے تعمیری کا کسی حد تک اندازہ جس میں مختلف نوعیت کے بڑے بڑے ڈھانچے بھی شامل ہیں۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے

پختہ سڑکیں ۷۲ میل
واجباہ ،، ۳۷۵ ،،
تین پانی کے نکاس کی نالیاں ۳۸ ،،
سروس روڈز ،، ۴۹۲ ،،

اس کے علاوہ سات پل، ۴۲ پل چھوٹے واجباؤں کے۔ مختلف سائیزوں کے تقریباً ۲۵۰۰۰ لائنز فٹ کے پل،
پہاڑیوں پر کی تعمیر ،، ۷۰ میل

یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اسی منصوبے کے تحت ۱۶۲۰ ملین کیوبک فٹ کھدائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ۱۷۲ میل لمبی سڑک ۱۰ ملین کیوبک فٹ پختہ کی جائیگی جس کے لئے ۵۰۰ ملین اینٹوں اور ٹائیلوں کی ضرورت ہوگی

فوائد کی تقسیم

منصوبہ کی تکمیل کے نتیجہ میں فصلوں کا کل زیر کاشت رقبہ تقریباً ۱۸۵۵۰۰ ایکڑ ہوگا جس سے ۵۶۰۰۰ ٹن کی حد تک اضافی غذائی اجناس پیدا ہوگی۔ جس کی مالیت ۸۱۵ ملین روپے ہوگی۔ اس سے لاکھوں مقامی لوگوں کو مالی فوائد حاصل ہونگے۔ اور ان کے علاقوں میں زرعی بنیادوں پر قائم چھوٹی صنعتوں کا قیام عمل میں آئے گا۔ اس سے نہ صرف روزگار کی تلاش میں شہروں کا رخ کرنے والے وسیع پیمانے پر عوام کی نقل مکانی کا عمل رک جائیگا۔ بلکہ ان کا معیار زندگی بھی بہتر ہو جائے گا۔ منصوبہ کی تعمیر کے دوران بھی ہزاروں لوگوں کو روزگار حاصل ہوگا۔ اور وہ نئے فنون اور مہارتوں سے بہرہ ور ہونگے۔ جس سے اُن کے مستقبل کے امکانات بھی روشن ہو جائینگے۔

پیاسی زمین کے لئے مزید پانی کا منصوبہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر پاکستان قومی اتحاد کی دعاؤں کا مرہونِ منت ہے۔ کام کا آغاز اُن کی بابرکت دعاؤں سے ہوا ہے انشاء اللہ العزیز یہ منصوبہ پاکستان کے کامیاب منصوبوں میں سرفہرست ہوگا

بقیہ اسلامی نظام

دستور ضروریات اور معاشی حقوق جان و مال عزت و آبرو کے تحفظ اور قیام امن اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے قاصر ہیں اور یہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون میں ہیں۔ پھر ایسے جامع مانع قانون الہٰی سے پہلو تہی کرنا کسی بھی فرد بشر کے لئے مناسب نہیں

"مصطفٰے ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل"

امام انقلاب مقصود کائنات شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کی بعثت کی برکات اور اسلامی انقلاب سے متعلق سابقہ شمارہ میں مختصر سا تعارف کرایا گیا تھا۔ یہ اس کا دوسرا حصہ ہے۔ یعنی فرمودات پیغمبر صلعم جو قرآن کریم کی تفسیر و تشریحات کا ایک وسیع ذخیرہ ہے۔ جن کے حصول کے لیئے عشاق نے تاریخی سفر کیئے کے حدیث مبارک کا یہ ذخیرہ جمع کیا۔ جنکے ساتھ بزعم خویش مسلمان سے کہلوانے والے ایک گروہ کو اختلاف ہے اور احادیث کو وہ عجمی سازش العیاذ باللہ علماء کی خود ساختہ بنا کر عوام کو گمراہ کرنے کے لیے کسی نئے اسلام کا طلوع دیکھنا چاہتے ہیں اگر احادیث کا یہ ذخیرہ نہ ہوتا تو اسلام کے ارکان، عبادات معاملات حلال و حرام غرضیکہ تفہیم قرآن تک ہم بے خبر رہتے، ہر شخص اپنی منشاء اور خواہش کے مطابق اسلام کو ڈھال لیتا، جیسا کہ آجکل ان منکرین فرمودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزائم سے الم نشرح ہے ان کی چونکہ چنانچہ قسم کے گمراہ کن دلائل میں سے مرکزی نقطہ یہ ہوا کرتا ہے کہ احادیث کا ذخیرہ اتنے عرصہ بعد مدون ہوا۔ نبی کریم علیہ السلام نے احادیث کے لکھنے سے منع فرمایا تھا۔ احادیث قوت حافظہ پر اعتماد کرکے ترتیب دی گئیں۔ وغیرہ

مگر وہ تعارف جاہلانہ ہے اگر کام نہیں لے رہے تو ان کی معلومات کے لیے گذارش ہے کہ ان کے حافظہ کی یہ حالت نہیں تھی جسکی نظیر ہمارے معاشرہ میں موجود ہے۔ قرون اولیٰ خصوصاً محدثین کو رب کائنات نے جو مثالی حافظ کی نعمت عطا فرمائی تھی۔ ان کی ایک مختصر جھلک مندرجہ ذیل چند واقعات سے ملاحظہ فرمائیے،

امام بخاری رحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے جو حدیثیں بصرہ میں سنی ہیں وہ شام پہنچ کر لکھی ہیں اور جو شام میں سنی ہیں وہ بصرہ پہنچ کر لکھی، ہیں۔ علی بن الحسین البھسکندی کا بیان ہے کہ حضرت امام بخاریؒ ایک دفعہ ہمارے یہاں تشریف لائے کسی نے ہماری مجلس سے کہا کہ میں نے حضرت اسحاق بن راہویہ رح کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مجھے، اپنی کتاب میں ستر ہزار حدیثیں تو اس وقت یاد ہیں۔

حضرت امام رح نے یہ سنکر فرمایا تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو بھلا جو شخص دس لاکھ حدیثیں یاد رکھتا ہو گویا یہ اشارہ اپنی نسبت تھا۔ حاشد بن اسماعیل رح جو کہ آپ کے ہمعصر محدثین میں سے تھے فرماتے ہیں۔ کہ امام بخاری رح ہم لوگوں کے ساتھ مشایخ بصرہ کی مجالس میں جایا کرتے تھے اور یہ لڑکے ہی تھے، اور لکھتے لکھاتے کچھ نہ تھے۔ آخر ایک دن ہم نے اعتراض کیا کہ آپ احادیث کو ضبط تحریر میں تو لاتے ہی نہیں یہ طریق یادداشت کے لیے صحیح ہو سکتا ہے؟ تو حضرت امام رح نے فرمایا کہ اچھا آپ لوگوں نے اپنی جواب تک لکھا ہے وہ میرے پاس لاؤ جب ہم لوگ اپنی اپنی بیاضیں لے کر آتے تو امام بخاری رح نے صرف زبانی ہماری بیاضوں سے پندرہ حدیثیں پڑھ کر سنائیں۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضہ کے متعلق مشہور ہے کہ ان کے سامنے ایک شاعر نے تقریباً اسی ۸۰ شعر کا ایک بڑا قصیدہ پڑھا پھر اس شاعر کے جانے کے بعد ایک شعر کے متعلق کچھ گفتگو ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا، اس نے مصرعہ یوں پڑھا تھا۔

مخاطب نے کہا کہ حضرت رضہ آپ کو پہلی بار ہی یہ مصرعہ ذہن، نشین ہو گیا۔ فرمایا! اگر کہو تو پورے اسی ۸۰ شعر سنا دوں پھر اس کی فرمائش پر آپ نے اسی وقت اسی ۸۰ شعر سنا دیئے۔ حدیث مبارکہ کے ایک راوی جناب امام زہری کا قول ہے کہ میں جب بقیع کیطرف گذرتا ہوں تو کان بند کر لیتا ہوں

اسکی وجہ یہ ہے کہ خدا کی قسم میرے
کانوں میں جو بات چلی جاتی ہے
وہ کبھی نہیں بھولتی اور حضرت
امام شعبی رح کا فرمان ہے
کہ میں نے کبھی سیاہی سے سفیدی
پر کچھ نہیں لکھا اور نہ ہی کسی
شخص کی گفتگو میں نے بھولنے
کے لیے دہرائی ہے۔

قوت حافظہ اور یادداشت کی
اور بھی سینکڑوں مثالیں ہیں مگر
اس دور کے بعد اپنے قریبی
دور کو بھی ملاحظہ فرمائیے،

حضرت محدث العلم علامہ محمد
انور شاہ کاشمیری رح نے مصر
میں نور الایضاح (جو فقہ کی مشہور
کتاب ہے) کا صرف ایک بار
مطالعہ فرمایا اور دیوبند آ
کر اسکو قلم بند کیا۔ جب اصل
مسودہ سے اس کے مقابلہ کے
لیے ایک نسخہ مصر روانہ کیا گیا
تو وہ حضرات یہ دیکھ کر حیران رہ
گئے کہ وہ حرف بحرف درست ہے
اور آج بھی اگر مشاہدہ کرنا ہو
تو ہمارے امیر کارواں حافظ
الحدیث والقرآن شیخنا حضرت
درخواستی صاحب کی مبارک
محفل میں بیسیوں حدیثیں جب تک
بیان نہ فرمائیں چین نہیں
آتا تھا۔ اور جو آج بھی آنکھیں
بند کر کے پوری بخاری شریف
کی سات ہزار دو سو پچھتر ۷۲۷۵
حدیثیں طلبا کو پڑھاتے تھے
اور ایک لاکھ صحیح احادیث
مع اسناد جنکو یاد ہیں پھر
ان کے حافظہ پر کیوں بدگمانی
پیدا کی جاتے سوء حفظ تو ایک
بیماری ہے جو گناہوں کی وجہ سے
پیدا ہوتی ہے بقول عارف باللہ
ہے

شکوت الی وکیع سوء حفظی،
فارشدنی الی ترک المعاصی
فان العلم نور من الٰہی،
ونور اللہ لا یعطی لعاصی،

حافظہ کی خرابی ہمیشہ ہی بدکاری
کی وجہ سے جنم لیتی ہے، کاش
کہ عارف کی اس نصیحت سے
کوئی نصیحت حاصل کرتا۔

دوسری وجہ کہ کتابت
حدیث سے خود نبی کریم علیہ السلام
نے منع فرمایا تھا۔ تو اس
کی وجہ بھی موجود ہے، جس،
سے عمداً عوام کو بے خبر رکھا جاتا
ہے۔

ان حقائق کو محقق اسلام
علامہ مناظر احسن گیلانی رح
نے بڑی تفصیل سے اپنی کتاب
(تدوین حدیث) میں جمع فرمایا
ہے۔ اس میں ایک وجہ یہ
بھی مذکور ہے۔ (ترجمہ) عرب کا
عام طور طریقہ یہ تھا کہ زبانی یاد
رکھنے کی کچھ ان کی فطری عادت
سی تھی۔ اور اس میں ان کو
خاص خصوصیت حاصل تھی،
عرب کا بدو کتابوں کے طومار
کو دیکھ کر مذاق اڑایا کرتا تھا
بدوؤں کا یہ عام چلتا ہوا فقرہ
تھا۔

لاحرف فی تابودک خیر من ،
عشرة فی کتبک ———

دل میں ایک حرف کا محفوظ رہنا
کتابوں کی دس کتابوں سے بہتر
ہے۔ امام اوزاعی رح فرماتے تھے
کہ جب تک یہ علم زبانی چلتا رہا
معزز رہا جب کتابوں میں مدون
ہوگیا۔
تو نااہلوں کے بھی پلے پڑ گیا،
اور اس کا نور جاتا رہا۔ اس کے
علاوہ بزرگوں نے اسلاف سے منقول
ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ کتابت کی ممانعت
اس لیے کی گئی کہ لکھنے کے بھروسہ
پر آدمی یاد کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ بہرحال
جب سچے عشاق نے لاکھوں حدیثیں
یاد کرلیں تو رب قدوس نے
کتابت کے مواقع بھی پیدا کر دیے
ہے ہزاروں پرویز بھی نہ روک سکے
اور نہ ہی روک سکیں گے۔ انشاء اللہ
بلکہ قدرت نے تو پرویز کے گمراہ کن
قلم سے بھی یہ حقیقت تسلیم کرا کے
چھوڑی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض
کی درخواست پر حضور نے انہیں
اجازت دے دی تھی۔ کہ وہ چاہیں
تو احادیث لکھ لیا کریں (مقام
حدیث از پرویز)

باقی روایات کی احتیاط جو محدثین
نے قائم کی ہے۔ وہ ابتدائے دنیا
سے تا انتہائے دنیا تک کسی نے
قائم نہیں کی۔ بہت سے عجیب
واقعات ہیں مگر صرف ایک واقعہ
عرض کرتا ہوں

حضرت ابو ایوب انصاری رض
جو مشہور صحابی تھے۔ انہوں نے
حضور ص سے دربار رسالت میں
باموجودگی حضرت عقبہ بن عامر رض
یہ روایت سنی تھی کہ من ستر مسلماً
خزیة ستره اللہ یوم القیامة
مگر بعد میں اس کی صحت لفظی
سے متعلق شک سا پیدا ہوا تھا،
مٹانے کے لیے حضرت ابو ایوب رض
عقبہ رض کے پاس مدینہ سے مصر روانہ
ہوئے۔ جہاں وہ قیام پذیر تھا
وہاں پہنچتے ہی السلام علیکم کے

بعد فوراً ہی مطالبہ کیا کہ اس حدیث کو بیان کریں۔ کیوں کہ آپ کے علاوہ اس وقت اور کوئی یہ حدیث سننے والا نہیں رہا۔

حضرت عقبہ رضؓ نے وہ حدیث بیان کی جو اسی طرح درست نکلی۔ جس طرح حضرت ابو ایوب کو حفظ تھی۔ مگر صرف دل کا شک دور کرنے کے لیے مدینہ سے مصر کا سفر کیا۔ جب سفر کرنا آسان بات نہ تھی۔ "جامع" اور احتیاط کا اندازہ اس سے بھی لگایئے کہ حضرت امام بخاری نے ۱۸ سال کی عمر میں بخاری شریف لکھنی شروع کی اور مزید ۱۸ سال تک اس اصح الکتب بعد کتاب اللہ کو پورا کیا بلکہ بزرگوں کی حالت تو یہاں تک تھی کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک خربوزہ پیش کیا گیا۔ مگر اس نے دیکھ کر حسرت و افسوس کے ساتھ واپس کرتے ہوتے کہا کہ مجھے یہ حدیث معلوم نہیں کہ آنحضرت صلعم نے اس کو کاٹ کو کھایا ہے یا توڑ کر۔ جب معاملہ یہاں تک ہو تو آپ خود ہی اندازہ کر لیں کہ سنت بجیب کبر یا کو یار، دگوں نے احتیاط کے ساتھ یہاں کہاں تلاش کیا ہو گا

مرکہ خوانده ایم وفراموش کرده ایم
الا بحدیث یار کہ تکرار میکنیم،

لیکن جو لوگ اپنی دینی ناواقفیت کی وجہ سے کھرے کھوٹے صحیح اور غلط میں صرف تمیز بھی نہ کر سکتے ہوں اور وہ بزعم خویش مجتہد بن کر بیٹھ جائیں انا و لا غیری کا نعرہ لگائیں اپنے نام نہاد علم پر نازاں ہوں اور اپنے آپ کو عقل کل سمجھ بیٹھیں تو پھر نتائج ایسے ہی نکلیں گے کہ کوئی حدیث کا انکار کرے گا۔ کوئی نماز کا کوئی قربانی غرضیکہ اس طرح پورے دین ہی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں اگر کوئی ولایت امامت، نبوت رسالت، حتیٰ کہ خدائی تک کا بھی دعویٰ کرتا ہے تو ایک گروہ ضرور ان کی اتباع کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ علم کو اس کے اٹھائے جانے سے پہلے حاصل کر لو۔

دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلعم علم کو کیسے اٹھایا جائے گا تو فرمایا کہ حاملین علم یعنی علماء کے اٹھاتے جانے سے علم بھی ختم ہو جائے گا۔ آپ نے اس کو تین بار دہرایا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی نے ایک عجیب مثال سے اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک قصہ سنا تھا کہ ایک نہایت ذکی آدمی نے کہا کہ پڑھنے کے واسطے استادوں کی کیا ضرورت ہے!

خواہ مخواہ کی خوشامد کرنی پڑتی ہے، کتابیں موجود ہیں، دیکھ کر سمجھ خود پیدا کر لیں گے۔ اسی نے فارسی سے ابتدا کی اور جب شیخ سعدیؒ کے اس شعر کو دیکھا کہ،

و سعدی کہ گوئے بلاغت ربود،

تو سعدیؒ تو سعدیؒ تھے ہی اور گوئے کے معنی گیند کے بھی پہلے سے یاد تھے۔ اور سعدی کی بلا کی گیند لے جانا ایک لطیف معنی تھے، اب اس کے بعد بلاغت ربود کے معنی ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے، نہ کسی لغت میں ملے نہ کسی کتاب میں۔ وہیں سے یہ لفظ وغتر بود، مہمل بات کے لیے ضرب المثل بن گیا جسے آج کل پڑھے لکھے لوگ بھی استعمال کرتے ہیں۔

طلوع اسلام کا بانی بھی غتر بود قسم کے جملے لکھ کر عوام کو بے وقوف بنا رہا ہے، ورنہ اہل علم بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ وحی دو قسموں پر مشتمل ہے، متلو اور غیر متلو یعنی جلی اور خفی وحی متلو قرآن کریم ہے اور وحی غیر متلو حدیث شریف جسکی تھوڑی سی تشریح کی ضرورت ہے جو حاضر خدمت ہے!

قرآن کریم میں بڑی وضاحت ملتی ہے کہ کتاب اللہ کے علاوہ بھی ہر بنی کے پاس وحی آتی رہی اور حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی قرآن کریم کے علاوہ بارہا بکثرت وحی آتی رہی۔ اہل علم جانتے ہیں کہ وحی کتاب کے ساتھ مختص نہیں ہے، بلکہ کتاب اللہ کے علاوہ بھی وحی آتی رہی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام یہ بھی وحی ہے خود فرمایا

فاستمع لما یوحی

تو سن جو وحی کی جا رہی ہے حضرت
آدم علیہ السلام سے فرمایا ــــ
فقلنا یا آدم اسکن الخ
حضرت نوح علیہ السلام کے بارے
میں ہے۔ و اُوحی الی نوح الخ
اور او و
یا نوح انہ لیس من اھلک،
الغرض متعدد کلام انبیاء کی طرف
منسوب قرآن کریم میں ملتے ہیں جو
وحی ہیں مگر کتاب نہیں جیسے!
یا ابراہیم اعرض عن ھذا اور
ففھمنا ھا سلیمان!
ہم نے اس فیصلہ کو سلیمان
کو سمجھا دیا۔ یہ وحی تھی کتاب
نہ تھی۔ کتاب ہوتی تو حضرت داؤد
اسے جانتے۔ حضرت زکریا پر بھی
وحی ہوئی یا زکریا انا نبشرک بغلام
اے زکریا ہم تجھے لڑکے کی خوشخبری
دیتے ہیں اور فرشتوں نے آواز
دے کر کہا۔ ان اللہ یبشرک بیحیی۔ کہ اللہ
تعالی تجھ کو یحیی کی بشارت دیتا
ہے۔ تو ظاہر ہے یہ وحی ضرور
تھی مگر کتاب نہ تھی اگر کتاب میں
یہ مضمون وارد ہوتا تو حضرت
ہرگز ہی تعجب نہ کرتے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی
وحی آئی کہ۔
قال اللہ انی منزلھا الخ
میں تمہارے اوپر خوان اتارونگا
یہ بھی وحی تھی، مگر کتاب نہ تھی
بلکہ جو نبی صاحب کتاب نہ تھے
ان پر بھی وحی نازل ہوتی یہ
بھی بحقیقت ہے کہ کتاب وحی کی
صورت میں ہوتی ہے۔ وحی
کبھی کتاب ہوتی ہے اور کبھی
من وراء حجاب سو گ
اب مزید سمجھنے کے لیے حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل وحیاں دیکھئے!
واذ اسر النبی الی بعض ازواجه
حدیثا .... الخ
جب حضرت نبی کریم ﷺ نے چپکے سے
ایک حدیث اپنی بیوی کو بیان
کی۔ پھر اس نے کسی دوسری
کو بتا دیا تو نبی ﷺ نے اس
سے کچھ حصہ بیان فرمایا اور
کچھ بیان نہیں فرمایا۔
جب نبی کریم نے اس واقعہ
کی اپنی اس بیوی رض کو خبر
دی تو بیوی نے کہا کہ تم کو کس
نے خبر دی۔ فرمایا مجھے علیم و
خبیر نے خبر دی۔ اللہ تعالی
نے یہ واقعہ نبی علیہ السلام پر
ظاہر فرمایا تھا۔
و اظھرہ اللہ،
اس بات پر دلالت کر رہا
ہے کہ اللہ تعالی نے اس کا
اظہار فرمایا تھا۔ اس آیۃ
کے دونوں ٹکڑے وحی غیر
قرآن پر دلالت کر رہے ہیں
کیونکہ یہ واقعہ قرآن کریم میں
مذکور نہیں ہے۔ قرآن کریم میں
فرمایا کہ
"فانکحوا ما طاب لکم من
النساء مثنی وثلث وربع"
یعنے دو دو تین تین اور چار
چار عورتوں سے نکاح
کر سکتے ہو۔ اب یہاں
خود بخود یہ سوال پیدا ہوتا
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو چار سے زیادہ نکاح
کئے یہ قرآن کریم میں کہاں مذکور
ہے؟
وحی متلو میں تو صرف چار
بیویوں کی اجازت ہے۔ لامحالہ
ماننا پڑے گا کہ نبی کریم علیہ السلام
کا یہ فعل ضرور غیر متلو پر مبنی
ہے۔ نیز قرآن کریم میں آیا ہے کہ
فاوحی الی عبدہ ما اوحی اللہ
نے اپنے بندہ کو جو وحی کرنی تھی
کی یہ بڑی واضح دلیل ہے کہ جو
کچھ وحی ہوئی وہ وحی قرآن
کریم میں قطعاً نہیں ہے۔ اس
لیے کہ وحی متلو یعنی قرآن کریم
سب کو معلوم ہے اور فرمایا
کہ!
وما ینطق عن الھوی ان ھو الا
وحی یوحی،
وہ اپنی خواہش سے نہیں
بولتا اس کا نطق صرف وحی
ہے۔ یہاں مشہور مرزائی مولوی
محمد علی لاہوری نے اس نطق
سے قرآن مراد لیا ہے۔ جو اس
کی جہالت پر مبنی ہے۔ اس
لیے کہ قرآن کو آیۃ میں محذوف
نکالنا پڑے گا، اور حذف خلاف
اصل ہے۔
دوسرے ھُو کی ضمیر
کا مرجع اوپر مذکور نہیں ہے
اس کے علاوہ معنی آیت
کے یہ ہیں کہ قطعاً نطق ہوائی
کی نفی ہے اور اس کے
علاوہ اگر نطق ہوائی ہوگا
نبی کریم کا ہر قول و فعل جو قرآن
کریم میں مذکور نہیں اس کی
بابت آپ کی کیا رائے ہے؟
نیز قرآن کریم میں بعض الفاظ
ایسے استعمال ہوئے ہیں۔ جن
کے معانی دنیا کے سارے مفسر
مل کر بھی استنباط نہیں کر سکتے
کہ ان کے معانی کیا ہیں؟
مثلاً! شدید القوی، روح
الامین! یعنے جبرئیل علیہ السلام
اور ذو النون اور صاحب

السید محمد کفایت اللہ ——— مدرس مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام۔ دراب السوت

ضرورت تبلیغ

مامن بنی بعثہ اللہ الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ و یقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مومن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مومن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مومن ولیس وراء ذالک من الایمان حبۃ خردل (مسلم شریف)

(یعنی) سنت الٰہی یہ ہے کہ ہر نبی اپنے ساتھیوں اور تربیت یافتہ یاروں کی ایک جماعت چھوڑ جاتا ہے یہ جماعت نبی کی سنت کو قائم رکھتی ہے۔ اور ٹھیک ٹھیک اس کی پیروی کرتی ہے۔ یعنی شریعت الٰہی کو جس حال اور جس شکل میں نبی چھوڑ گیا ہے۔ اس کو بعینہٖ محفوظ رکھتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی فرق نہیں آنے دیتے۔ لیکن اس کے بعد دور فتن وشر آتا ہے۔

اور ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو طریقۂ نبوی سے ہٹ جاتے ہیں۔ اُن کا فعل اُن کے دعوٰی کے خلاف ہوتا ہے اور ان کے کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے لئے شریعت نے حکم نہیں دیا جو کہ ایسے لوگوں کے خلاف جس شخص نے قیام سنت وحق کی راہ میں اپنے ہاتھ سے کام لیا وہ مومن ہے۔ اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکا۔ اور دل کے اعتقاد اور نیت کے اثرات کو ان کے خلاف کام میں لایا وہ بھی مومن ہے۔ لیکن آخری درجہ کے بعد ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہو سکتا۔

اس کام کی اہمیت کو امام غزالیؒ نے اس طرح ظاہر فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دین کا ایسا زبردست رکن ہے۔ جس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں۔ اس کو انجام دینے کے لئے حق تعالٰی نے تمام انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ اگر خدانخواستہ اس کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ اور اس کے علم وعمل کو ترک کر دیا جائے۔ تو العیاذ باللہ نبوت کا بیکار ہونا لازم آئے گا۔ دیانت جو شرافت انسانی کا خاصہ مضمحل اور افسردہ ہو جائے گی۔ کاہلی اور سستی عام ہو جائے گی۔ گمراہی وضلالت کے شاہرائیں کھل جائیں گی۔ جہالت عالمگیر ہو جائے گی۔ تمام کاموں میں خرابی آجائے گی۔ آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ آبادیاں خراب ہو جائیں گی۔ مخلوق تباہ وبرباد ہو جائیگی اور اس تباہی وبربادی کی اس وقت پوچھ ہوگی جب روز محشر خدائے بالا وبرتر کے سامنے پیشی اور باز پرس ہو گی۔

افسوس صد افسوس جو خطرہ تھا وہ سامنے آگیا۔ جو کھٹکا تھا وہ آنکھوں نے دیکھ لیا۔ کان امر اللہ قدرا مقدورا

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس سرسبز ستون کے علم وفضل کے نشانات مٹ چکے۔ اس کی حقیقت ورسوم کی برکتیں نیست ونابود ہو گئیں۔ لوگوں کی تحقیر وتذلیل کا سکہ قلوب پر جم گیا۔ خدائے پاک کے ساتھ قلبی تعلق مٹ چکا ہے اور نفسانی خواہشات کی اتباع میں جانوروں کی طرح بے باک ہو گئے۔ روئے زمین پر ایسے صادق مومن کا ملنا دشوار اور کمیاب ہی بلکہ معدوم ہو گیا۔ جو اظہار حق کی وجہ سے کسی کی ملامت گوارا کرے اور اگر کوئی مرد مومن اس تباہی وبربادی کے ازالہ میں کوشش بھی کرے اور سنت نبویہ کے احیاء کیلئے جد وجہد کرے اس مبارک بوجھ کو لے کر کھڑا ہو۔ اور آستینیں چڑھا کر اس سنت نبوی کے زندہ کرنے کے لئے میدان میں آئے۔ تو یقیناً وہ شخص تمام مخلوق میں ایک ممتاز اور نمایاں ہستی کا مالک ہو گا۔

امام غزالی نے جن الفاظ میں اس کام کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا ہے۔ وہ ہماری تنبیہ اور بیداری کے لئے کافی ہیں۔

ہمارے اس قدر اہم فریضہ سے غافل ہونے کی چند وجوہ معلوم ہوتی ہیں پہلی وجہ یہ کہ ہم نے اس فریضہ کو علمائے کرام

کے ساتھ خاص کر لیا۔ حالانکہ خطابات قرآنی عام ہیں۔ جو امت محمدیہ کے ہر ہر فرد کو شامل ہیں۔ اور صحابہ کرام رض اور خیر القرون کی زندگی اس کے لئے شاہد عدل ہے۔

فریضۂ تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو علمار کرام کے ساتھ خاص کر لینا اور پھر ان کے بھروسہ پر اس پر اہم کام کو چھوڑ دینا ہماری سخت نادانی ہے۔ علمار کا کام راہ حق بتانا اور سیدھا راستہ دکھانا ہے۔ پھر اس کے بعد موافق عمل کرنا اور مخلوق خدا کو اس پر چلنا یہ دوسرے لوگوں کا کام ہے۔ اس جانب اس حدیث میں تنبیہ ہے۔

"بلاشک تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے لئے سوال کئے جاؤ گے پس بادشاہ لوگوں پر نگہبان ہے وہ اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جاوے گا۔ اور مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے۔ ان کے بارے میں سوال کیا جاوے گا غلام اپنے مالک کے مال پر نگہبان ہے اس کے بارے میں سوال کیا جاوے گا بس تم سب نگہبان ہو اور تم سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جاوے گا"

اس کو واضح طور پر اس طرح بیان فرمایا ہے۔ حضور اقدس ص نے فرمایا دین نصیحت ہے۔ ہم نے یعنی صحابہ نے عرض کیا کس کے لئے فرمایا اللہ کے لئے اور اللہ کے رسول ص کے لئے اور مسلمانوں کے مقتداؤں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ یہ علمار کا کام ہے، تب بھی اس وقت فضلائے زمانہ مقتضی یہی ہے۔ کہ ہم یہ سمجھ رہے ہیں۔ اگر ہم خود اپنے ایمان میں پختہ ہیں۔ تو دوسروں کی گمراہی ہمارے لئے نقصان دہ نہیں۔ جیسا کہ اس آیت شریف کا مفہوم ہے

"اے ایمان والو! اپنی فکر کرو۔ جب تم راہ پر چل رہے ہو۔ جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں"

لیکن درحقیقت آیت سے یہ مقصود نہیں۔ جو بظاہر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ معنی حکمت خداوندی اور تعلیمات شرعیہ کے بالکل خلاف ہے۔

شریعت اسلامیہ نے اجتماعی زندگی اور اجتماعی اصلاح اور اجتماعی ترقی کو اصل بتایا ہے۔ اور امت مسلمہ کو منزلہ ایک جسم کے قرار دیا ہے اگر ایک عضو میں درد ہو جاتا ہے تو تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ نوع انسانی خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے۔ اور کمال کو پہنچ جائے۔ اس میں ایسے لوگوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو راستے کو چھوڑ کر گمراہی میں مبتلا ہوں۔ تو آیت مومنوں کے لئے تسلی ہے کہ جیسا تم ہدایت اور صراط مستقیم پر قائم ہو تو تم ان لوگوں سے مغفرت کا اندیشہ نہیں۔ جنہوں نے بھٹک کر سیدھا راستہ چھوڑ دیا۔ نیز اصل ہدایت یہ ہے کہ انسان شریعت کے تمام احکام قبول کرے۔ اور منجملہ احکام خداوندی کے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ہے۔ ہمارے اس قول کی تائید حضرت ابوبکر صدیق رض کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت کو پڑھتے رہو۔ اور میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جب لوگ خلاف شرع کسی چیز کو دیکھیں۔ اور اس میں تغیر نہ کریں تو قریب ہے کہ حق تعالےٰ ان لوگوں کو اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔ علمار محققین نے بھی آیۃ کے یہی معنی مراد لئے ہیں۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ علمائے محققین کا صحیح مذہب اس آیت کے معنی یہ ہے کہ جب اس چیز کو ادا کر دو۔ جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ تو تمہارے غیر کی کوتاہی تمہیں مضرت نہ پہنچے گی۔ جیسا کہ حق تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

"لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ"

اور جب ایسا ہے تو منجملہ اشیاء کے جن کا حکم دیا گیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ پس جب کسی شخص نے اس حکم کو پورا کر دیا۔ اور مخاطب نے اس کی تعمیل نہ کی تو اب ناصح پر کوئی عتاب نہیں۔ اس لئے جو کچھ اس کے ذمہ تھا ناصحین اور امر یہی ہے۔ اس نے اس کو ادا کر دیا دوسرے کا قبول کرنا اس کے ذمہ نہیں واللہ اعلم۔

وجہ یہ ہے کہ عوام و خواص عالم و جاہل شخص اصلاح سے مایوس ہو گیا ہے۔ اور انہیں یقین ہو گیا ہے کہ اب مسلمانوں کی ترقی و عروج ناممکن ہے اور دشوار ہے۔ جب کسی شخص کے سامنے کوئی اصلاحی نظام پیش کیا جاتا ہے۔ تو جواب یہی ملتا ہے کہ مسلمانوں کی اب کیسے ترقی ہو سکتی ہے؟ جب کہ ان کے پاس نہ سلطنت ہے نہ حکومت نہ مال و دولت نہ سامان حرب اور نہ مرکزی حیثیت نہ قوت نہ باہمی اتفاق و اتحاد۔

تعجب ہے کہ جو مذہب سراسر عمل اور
جدوجہد پر مبنی تھا۔ آخر اُس کے پیرو
عمل سے یکسر خالی ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید
اور حدیث شریف میں جگہ جگہ عمل اور
جہد کا سبق پڑھایا اور بتلایا کہ ایک
عبادت گزار تمام رات نفل پڑھنے
والا دن بھر روزے رکھنے والا
اللہ اکبر کہنے والا ہرگز اُس شخص
کے برابر نہیں ہو سکتا۔
جو دوسروں کی اصلاح اور
ہدایت کی فکر میں بے چین ہو۔
حضرت مولانا پانی پتی قاضی ثناء اللہ
صاحب رح نے اپنی کتاب ارشاد الطالبین
میں ایک روایت تحریر فرمائی ہے۔
جس کو شرمسار بعینہٖ کسی الفاظ
میں نقل کرتا ہے۔ جس کو ہر صاحب عقل
سلیم والا مستفیع ہو سکتا ہے کہ ایک
سنت نبی ﷺ کے زندہ کرنے میں اتنا
اجر و ثواب ملتا ہے۔ آج ہم کاس دورِ
فتن میں تبع کے طریقے پر عمل کرنا
معیوب نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ہم
نے اللہ جل جلالہٗ کے احکام اور سنت
محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا
چھوڑ دیا۔ تو عنقریب ہمارے ملک
کے اوپر کفار مسلط ہو جائیں گے۔ اللہ پاک
ہم سب کو اپنے احکام اور نبی ﷺ کے
طریقے پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔
آمین

وعبارت کتاب مولانا موصوف
این است از ابی ہریرہ رض در کتاب الزہد
بیہقی آوردہ ہم چنیں از ابن عباس رض
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود من
تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہٗ اجر
مائۃ شہید یعنی ہر کہ لازم گیرد سنت
مرا نزد فاسد شدن امت من او را ثواب
صد شہید باشد۔ ازیں حدیث معلوم می شود
کہ بعض مردم در آخر زمان باشند کہ علوم و
کمالات شان بنادر تر دقیق تر ونیک تر
باشند از دیگران دہر سنت را محکم گیرد
در زمان فساد امت و غلبہ کفر و معاصی او را
ثواب برابر صد شہید باشد۔ واللہ اعلم۔

مگر ان کا معلوم ہونا اُس وقت ہو
سکتا ہے۔ جب کہ انسان دنیا فانی سے چلا جائے
گا۔ جب معلوم ہو جائے گا۔ اور زیادہ کی
تمنا کرے گا۔ وہاں تو تمنا کرنا فضول اور
بیکار ہے۔ ہاں جینے اس دار فانی میں
حکم اللہ پر اور سنت رسول ﷺ کو اپنایا
وہ کامیاب ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری
تعالیٰ ہے۔

واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس
عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت
میں آدمی کے قدم اُس وقت تک اپنی جگہ
سے نہیں ہٹ سکتے۔ جب تک کہ چار سوال
نہ کر لئے جائیں

(۱) عمر کس مشغلہ میں ختم کی۔
(۲) جوانی کس کام میں خرچ کی۔
(۳) مال کس طرح کمایا تھا۔
(۴) اور کس کس مصرف میں خرچ کیا تھا۔

حضرت ابو درداء رض فرماتے ہیں جو
ایک بڑے صحابی میں فرماتے ہیں کہ مجھے
سب سے زیادہ اس امر کا خوف ہے کہ
قیامت کے دن تمام مجمعوں کے سامنے
مجھے پکار کر یہ سوال نہ کیا جاوے کہ جتنا
حاصل کیا تھا۔ اُس پر کیا عمل کیا۔ خود
نبی کریم ﷺ سے کسی صحابی رض نے دریافت
کیا کہ بدترین خلائق کون شخص ہے۔ آپ ﷺ
نے فرمایا کہ برائی کے سوالات نہیں کیا
کرتے۔ بھلائی کی باتیں پوچھو بدترین خلائق
بدترین علماء ہیں اللھم لا تجعلنا منھم

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ علم
دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو صرف
زبان پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کا الزام
ہے۔ اور گویا اس عالم پر حجت تمام ہے
دوسرے وہ علم ہے جو دل پر اثر کرے وہ
علم نافع ہے۔

دعا۔ اللھم ارزقنا علما نافعا کاملا وعملا صالحا

حاصل یہ ہے کہ علم ظاہری کے ساتھ
علم باطنی بھی حاصل کرے تاکہ علم کے ساتھ
قلب بھی متصف ہو جائے۔ ورنہ اگر دل
میں اس کا اثر نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ
کی حجت ہوگا۔ اور قیامت کے دن اُس
پر مواخذہ ہوگا کہ اس پر کیا عمل کیا
اور وہ بھی بہت سی روایات ہیں اُس پر
سخت سے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں
اس لئے خاکسار کی درخواست ہے کہ
مبلغین حضرات اپنی اصلاح ظاہر و
باطن کی پہلے فکر کریں۔ مبادا ان وعیدوں
میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی
رحمتِ عامہ کے طفیل سے اس خاکپائے
بزرگان دین کو بھی اصلاح ظاہر و باطن
کی توفیق عطا فرما دیں آمین۔

اپنے سے زیادہ بد فعل کسی کو بھی
کو بھی
نہیں
پاتا

مقامِ عبرت:- بعض حضرات اپنے کو عقلمند
سمجھتے ہیں۔ اور اخبارات میں گویا تبلیغ
الی الخلق کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن
ان حضرات سے خاکسار درد مندانہ اپیل
کرتا ہے۔ کہ براہِ کرم جو عنوان بھی ہو
اس میں آیات قرآنی سے پرہیز کی
جائے۔ کیونکہ پھر وہ آیات قرآنی بازار
اور گلی کوچوں میں لوگوں کے پاؤں
سے روندے جاتے ہیں۔ کئی دفعہ خود
دیکھا ہے۔ جیسے بظاہر قرآن مجید کی توہین
محسوس ہوتی ہے۔ اگر مضمون اخبارات
میں دینا بھی ہے۔ تو اُس میں صرف
آیات کا معنی نقل کیا جائے۔ تو شاید
کچھ گنجائش ہو۔ اگر بیانات کو کسی صفت

روزہ یا ماہنامہ میں دیا جائے۔ اور
اس میں آیت قرآن مجید بھی ہو۔ تو
رسالہ عموماً ایسے جگہ بے محفوظ رہتا
ہے۔ کیونکہ رسالہ کو عموماً بازار میں
دوکانداروں کے پاس نہیں بھیجا جاتا
اور اخبارات کو تو لوگ سرسری نظر
سے دیکھ کر پھینک دیتے ہیں۔ دل
کو جو سکون حاصل ہوتا ہے۔ وہ اللہ
پاک کے رستے میں نکلنے سے ہوتا ہے۔
کہ انسان خود اپنا بستر اُٹھا کر جاتا
ہے۔ اور لوگوں کو راستے کی
طرف دعوت دیتے ہیں۔ جس
سے خود اپنے نفس سرکش کی تذلیل
بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان جب
اپنے گھر پر بیٹھا ہو تو نفس میں تکبر آ
جاتا ہے۔ اور وہ راہ راست میں
روز بروز رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ آج اس کام کو چھوڑ
کر کل کو کرے گا۔ مگر آج ہم اس
کو نہیں دیکھتے اور خواب غفلت میں
سوئے پڑے ہوئے ہیں۔ خدائے پاک
ہم سب کے دل کی آنکھیں کھول دے
اس راستے میں نکل کر جتنے معلوم ہوتے
ہیں۔ وہ گھر بیٹھے ہرگز معلوم نہیں
نہیں کر سکتے۔ خود خاکسار اپنے استاد
محترم حضرت شان والا حضرت مولانا
عبدالحق صاحب دامت برکاتہم سے
سنا دورہ حدیث شریف میں فرمایا کرتے
تھے۔ کہ اے بچو! ابھی مولوی بننے والے
ہو۔ لیکن جتنی احادیث فضائل صلوٰۃ
تہجد و چاشت و اشراق و صلوٰۃ
وغیرہ ذالک پڑھے پاتے۔ لیکن اُن
احادیث پر عمل کرنا اسی واسطے میں
نکلنا پڑے گا۔ ان لوگوں کے ساتھ
جو کہ اپنے سروں پر بستر اُٹھائے
ہر بستی اور شہر اور گاؤں، بازاروں
گلیوں اور کوچوں میں نظر آتے ہیں
ان کے ساتھ رفیق سفر اختیار کرنا پڑتا ہے

گا۔ میرے ہاں تو یہی جماعت ہے۔ اگر
شرم سار اس جماعت کو کشتیٔ نوح ؑ
سے تشبیہ دے تو کوئی بعید بات
نہیں ہو سکتی۔ چونکہ اس میں وسعتِ
قلب پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسرے
لوگوں کو طریقہ غیر سے بچا کر راہ راست
کی طرف کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ
اللہ تعالےٰ ساری امت محمدیہ کو دوزخ
سے نجات دے۔ لیکن بعض معترضین
اور مبغوضین اس جماعت کو ان یہودیوں
سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جنہوں نے
نبی ؑ کی قبر کو کھودنا شروع کیا تھا
اور کہتے ہیں کہ یہی آج سروں پر
بستر اُٹھانے والے ہیں۔
"العیاذ باللہ من ھذا القول"
خداوند قدوس ہم سب کے اندر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے جاری فرمائے
آمین۔ وما علینا الا البلاغ ؏

بقیہ: اللہ والوں کی دنیا

حوت۔ یعنی یونس علیہ السلام
اس کے معنی بھی نبی علیہ السلام
نے وحی غیر متلو سے بتائے ہیں،
اور بھی اس قسم کے کئی الفاظ
ہیں۔ اس لیئے مولانا رحؒ نے
فرمایا کہ ؎
مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل،
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے
کردگار ـــــ
یہ ناممکن ہے کہ رسول خدا
کے ساتھ تو محبت ہو اور
رسولِ خدا کے فرمودات سے
بیزاری ہو۔ اس کو مطلب
بر آری ہوس پرستی یا خواہش
کی غلامی سے تو تعبیر کیا جا سکتا
ہے۔ اتباع رسول ؐ سے ہرگز
نہیں جنکے متعلق قرآن کریم کا
اعلان ہے۔

"من یطع الرسول فقد اطاع اللہ،،

جس نے اتباع کی رسول
کی۔ اس نے اتباع کی رسول کی یعنی رسولِ خدا
کی اطاعت حقیقت میں خداوند
قدوس کی اطاعت ہے،
اس سے معلوم ہوا کہ حدیث
کا انکار قرآن کریم کے انکار کے
مترادف ہے۔
آجکل اسی قسم کے لوگ
قرآن کے ماہر قرآن کے معارف
ہونے کے مدعی بنے بیٹھے ہیں
ہندوؤں۔ سکھوں۔ فرنگیوں
سے۔ اسکولوں میں پڑھ کر
قرآن کریم کی تحریف اور
حدیث نبوی کے انکار کو قرآن کے
معارف بتاتے ہیں۔
ترجمہ دیکھ دیکھ کر قرآن
دانی کا دعوی تعجب ہے کہ سننے
والے کیسے تسلیم کرتے ہیں۔ اس
شتر بے مہاری سے تو فساد فی الدین
لازم آتا ہے۔
حکومت منکرین حدیث یعنی
متبع غلام احمد پرویز کے گروہ
کو بھی مرزائیوں یعنے متبع غلام
احمد قادیانی کی طرح غیر مسلم قرار
دے کر اس فتنے کو بیخ و بن سے
اکھاڑ پھینکے۔ یہ وقت کی حکومت
کا قیام حکومت الٰہیہ کے لیے ایک
ضروری اقدام تصور ہو گا۔
مراد ما نصیحت بود کردیم
حوالت بخدا کردیم و رفتیم۔

شہری و ضلعی انتخابات شعبان کے دوران بہرحال مکمل کرلئے جائیں

پُرشدہ فارم ہائے رکنیت مع فیس کی وصولی پر انتخابات تسلیم کئے جائیں

جماعتی انتخابات کی رفتار سُست ہے

مولانا زاہد الراشدی

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور و نشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی نے رکن سازی و جماعتی انتخابات کے تمام ڈویژنل و ضلعی نظماء کو ہدایت کی ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے شہری و ضلعی انتخابات شعبان کے دوران بہرحال مکمل کرلیں کیونکہ رمضان المبارک کے فوراً بعد صوبائی انتخابات ہوں گے اور اس مدت میں توسیع کی اب کوئی گنجائش نہیں آپ نے کہا کہ رکن سازی و انتخابات کی مدت میں بار بار توسیع اس لئے کی گئی تھی کہ سب حضرات اطمینان کے ساتھ اس کام کی تکمیل کر سکیں لیکن اس کے باوجود جماعتی انتخابات کی رفتار سست ہے اور ڈویژنل و ضلعی نظماء کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے آپ نے کہا کہ ہر سطح پر پُرشدہ فارم ہائے رکنیت مع فیس کی وصولی کی طرف پوری توجہ دی جائے اور وصول شدہ فیس فارموں کی بنیاد پر انتخابات اور بالائی جمعیتوں کے لئے نمائندگی تسلیم کی جائے نیز وصول شدہ فیس رکنیت بلا تاخیر مرکزی دفتر کے پتہ پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ کے نام ارسال کی جائے۔

آپ نے بتایا کہ تنظیمی امور کا مرکزی شعبہ فیس وصول کرنے کے لئے عارضی طور پر ایک ہمہ وقتی محصل مقرر کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے اور کسی مناسب ساتھی کی خدمات حاصل ہونے پر اس تجویز پر عمل کیا جا سکتا ہے تاہم تمام ڈویژنل و ضلعی نظماء رکن سازی اپنی ذمہ داری پر فیس رکنیت وصول کر کے مرکزی دفتر کو بھجوانے کا اہتمام کریں۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ رکن سازی اور انتخابات کا ہر سطح پر دستور کے مطابق ریکارڈ رکھا جائے اور مرکزی و صوبائی دفاتر کو باضابطہ اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ قومی پریس میں ان کی مناسب تشہیر کا بھی اہتمام کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کے زیر اہتمام علماء کرام کا اجلاس جامع مسجد ٹنگزی میں مولانا محمد طاہر کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد طاہر نے ملک میں اسلامی نفاذ پر جنرل محمد ضیاء الحق اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے دلوں میں پاکستانی بھائیوں کے لئے بڑی قدر منزلت ہے۔ کیونکہ پاکستانی عوام نے سر دھڑ کی بازی لگا کر ملک سے سوشلزم کا جنازہ نکال کر نظام مصطفےٰ کی بنیاد ڈالی۔ اور اب دنیا کی کوئی طاقت پاکستان میں اسلامی نظام کی راہ میں حائل نہیں ہو سکے گا (۲) ملک میں اسلامی نظام کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے۔ ۳۔ خویشگی لفٹ ایری گیشن سکیم کی دونوں نہروں میں ملوں کے گندہ پانی کو بند کر کے اس میں دریا کا صاف پانی بہایا جائے۔ ۴۔ خویشگی سول ہسپتال کو فوراً بجلی دی جائے کیونکہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کے عملہ، ڈاکٹروں اور مریضوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اجلاس سے مولانا اشرف الدین اور مولانا محمد سعید نے بھی خطاب کیا۔

جمعیت علماء اسلام باباجی کلے کا تنظیمی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام باباجی کلے کا تنظیمی اجلاس زیر صدارت پیر طریقت مولانا نور رحمان منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کو اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا۔

امیر:۔ پیر طریقت مولانا نور رحمان صاحب
نائب امیر:۔ مولانا محمد حسین صاحب
ناظم عمومی:۔ جناب لال محمد صاحب
ناظم:۔ جناب حبیب الاکبر صاحب
خازن:۔ جناب محمد [illegible] صاحب
سالار:۔ مولانا سید رحمان صاحب

اجلاس میں چند قراردادیں منظور کی گئی۔ ۱۔ پرائمری سکول باباجی کلی کو مڈل کا درجہ دیا جائے۔ ۲۔ خویشگی سے باباجی کلی جانے والی راستہ (باباجی کلی لارہ) کو پختہ کیا جائے۔ اور باباجی کلی میں ایک ڈسپنسری قائم کی جائے

صوبائی کنونشن ضلعی سالاران

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سالار اعلیٰ مولانا محمد شفیع نے کسان مزدور کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر کبیر والہ ضلع ملتان میں صوبائی [illegible]ں کا کنونشن طلب کیا ہے یہ کنونشن مورخہ ۲۰ جولائی بروز جمعۃ المبارک صبح بجے منعقد ہوگا۔

تمام ضلعی سالاروں سے کہا گیا ہے کہ وہ مقررہ تاریخ کو زیادہ سے زیادہ رضاکاروں کے ہمراہ کبیر والا پہنچیں۔ تمام رضاکار صاف ستھری وردیوں میں ملبوس ہونے چاہئیں تاکہ اس عظیم الشان کانفرنس کا انتظام بطریق احسن کیا جا سکے۔

انتخاب

بروز منگل مدرسہ عربیہ نور الاسلام۔ داد لغاری حاجی محمد احسن صاحب لغاری ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام داد لغاری کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں جمعیت کے عہدہ داروں کے نام بالترتیب پیش کئے گئے۔

۱۔ سرپرست۔ جناب الحاج حضرت مولانا عبد الستار لغاری۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۲۔ امیر۔ ۔ ۔ ۔ حافظ محمود حسن صاحب

۳۔ ناظم اعلیٰ۔ جناب الحاج حافظ عبد الرشید

۴۔ ناظم نشر و اشاعت۔ جناب حافظ بشیر اللہ صاحب بلوچ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۵۔ خازن۔ جناب حافظ ایوب صاحب

اجلاس میں انتخاب کے بعد جناب محترم جناب حافظ عبد الرشید صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم اپنی پرانیاں تلخیاں بھول کر ایک نئے باب کی طرف بڑھیں جس کے اندر انسان کا مکمل ضابطہ حیات ہے اور جس کیلئے پاکستان قائم ہوا تھا اگر آج ہم مشترکہ جدوجہد کرتے ہوئے ایک چٹان کی طرح متحد ہو جائیں تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد

کے احباب توجہ فرمائیں

مولانا عبد الکریم رحمانی کی خدمات برائے جمعیت علماء اسلام تحصیل صادق آباد حاصل کر لی گئی ہیں۔

مولانا موصوف شب و روز جمعیۃ کے کام میں مصروف ہیں اس وقت تحصیل صادق آباد میں ۳۵ تنظیمیں قائم کر چکے ہیں۔ کچھ حصہ ابھی تحصیل کا باقی ہے۔

مولانا موصوف تنظیم انصار الاسلام کو بھی مضبوط بنا رہے ہیں بفضلہ تعالیٰ یہ تحصیل پورے صوبے میں مثالی تحصیل ہوگی جمیع احباب سے التماس ہے کہ مقامی حضرات پورا پورا تعاون فرمائیں اور مولانا موصوف کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

حلقہ چک ۱۴۲/پی تحصیل رحیم یار خان

سرپرست۔ ۔ ۔ چوہدری رکن الدین
امیر:۔ مولانا غلام فرید صاحب۔ خطیب جامع مسجد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
نائب امیر ۱:۔ صوفی محمد اسماعیل
نائب امیر ۲:۔ حاجی ریاست علی
ناظم اعلیٰ:۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ناظم ۱:۔ ۔ ۔ مسٹر عبد الرشید صاحب
ناظم ۲:۔ ۔ ۔ چوہدری مقبول احمد
خازن:۔ ۔ چوہدری محمد صدیق صاحب
سالار:۔ مسٹر شوکت علی صاحب

حلقہ داعو والا تحصیل صادق آباد

سرپرست:۔ الحاج رئیس خیر محمد صاحب
امیر:۔ ۔ ۔ مولانا نور محمد صاحب
نائب امیر:۔ مولانا عبد السلام صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ مولانا حبیب اللہ صاحب جامع مسجد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
خازن:۔ ۔ ۔ ۔ داحد بخش خان
سالار:۔ صوفی محمد رمضان صاحب

حلقہ چک ۱۸۶/پی فوجیاں والا چک ۲۶۶ تحصیل صادق آباد

امیر:۔ ۔ ۔ رئیس عطاء اللہ صاحب
نائب امیر ۱:۔ رئیس جان محمد صاحب
نائب امیر ۲:۔ رئیس محمد علی صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ حوالدار محمد رشید صاحب
ناظم:۔ ۔ حافظ شفیع اللہ صاحب
خازن:۔ صوبیدار محمد شریف صاحب
سالار:۔ رئیس واحد بخش صاحب

کورٹ سنٹرل تحصیل صادق آباد

سرپرست:۔ ۔ مولوی نعیم اللہ صاحب
امیر:۔ ۔ ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
نائب امیر:۔ ملک رب نواز صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ صوفی محمود صاحب
ناظم:۔ ۔ ۔ حافظ محمد امین صاحب
خازن:۔ ۔ ۔ مقبول احمد صاحب
سالار:۔ ۔ ۔ فیض محمد خان۔

حلقہ ماچھی گوٹھ تحصیل صادق آباد

امیر:۔ ملک عبد الخالق خان زمیندار ماچھی گوٹھ۔ نائب امیر۔ مولوی سید مختار احمد شاہ صاحب۔ نائب امیر ۲۔ محمد افضل خان۔ ناظم اعلیٰ۔ ۔ ۔ مولوی ظہور احمد صاحب۔ ناظم:۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ خازن: حاجی غلام نبی صاحب۔ سالار:۔ حافظ عبد العزیز۔ نائب سالار محمد ایوب

حلقہ چک ۱۸۳/پی اچھیانوالی تحصیل صادق آباد

امیر:۔ صوفی محمد اقبال صاحب۔ نائب امیر:۔ حاجی یار محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ:۔ مولوی احمد الدین صاحب۔ خازن:۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب۔ سالار:۔ صوفی خیر الدین

حلقہ چک ۲۸/این پی و چک ۳۰/این پی تحصیل صادق آباد

امیر:۔ مولانا غلام رسول صاحب۔
ناظم اعلیٰ:۔ حافظ عبد الشکور صاحب۔ خازن

قاری عبداللطیف شہید کردیئے گئے

جون کے پہلے ہفتہ میں جمعیتہ علماء اسلام کے فعال کارکن حافظ القاری عبداللطیف صاحب امام ریلوے مسجد (ٹھنڈی کھوئی) ساہیوال شہید کردیئے گئے۔ مرحوم تین سال سے امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم نہایت خوش طبیعت۔ اور فرقہ وارانہ اختلافات سے بالاتر رہ کر دین کی خدمت کرتے رہے۔

بعض مخصوص فرقہ کے افراد انہیں مسجد میں جدید صلوٰۃ وسلام کا طریقہ اپنانے پر مجبور کرتے رہے۔

یاد رہے کہ اس مسجد میں تبلیغی جماعت کا ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے۔

اسٹیشن ماسٹر نور محمد قادیانی ہے جو ملازم مسلمانوں کو آپس میں لڑوا کر فضا کو مکدر کرتا رہتا ہے۔ جمعیت علماء اسلام ضلع ساہیوال کے امیر مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی کے زیر قیادت مسلمانان شہر نے بار بار احکام بالا کو توجہ دلائی لیکن محکمہ کو قادیانی سازشوں سے پاک کرنیکی بجائے مسلمان ملازموں کے تبادلے کردیئے گئے حضرت حافظ صاحب کے قتل کی خبر سن کر مولانا فاضل رشیدی کراچی سے واپس آگئے اور ان کی قیادت میں علماء اور سیاسی وسماجی کارکنوں کے ایک وفد نے۔ ایس پی۔ ڈی ایس پی اور دیگر حکام سے ملاقات کی۔ حافظ صاحب کے قتل اور اس مسجد میں ایک مخصوص فرقہ کے ارتکاب بدعات پر توجہ دلائی۔ اور قادیانی اسٹیشن ماسٹر کے اشارے سے [illegible] سازشوں کو بے نقاب کیا۔

مردان

گذشتہ دنوں جمعیتہ علماء اسلام مردان بستی کا اجلاس ہوا۔ صدارت حافظ فضل ربی صاحب نے کی جس میں تقریباً ۱۵۰ افراد نے شرکت کی جس میں نئے انتخابات عمل میں لائے گئے اور مندرجہ ذیل اراکین متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔

سرپرست - - قاضی مطیع الدین صاحب
امیر - - - حافظ حسین احمد صاحب
نائب امیر ۱ - مولانا محمد یوسف صاحب
نائب امیر ۲ - - حاجی فضل رزاق صاحب
نائب امیر ۳ - - حاجی سید حلیم گل باچہ ″
ناظم اعلیٰ - - پیر قاسم علی شاہ صاحب
ناظم ۱ - - مولانا فضل محمود صاحب
ناظم ۲ - - - قلندر خان صاحب
ناظم اطلاعات ونشریات صوفی محمد کریم ″
خازن - - - - عبدالحئی صاحب

حلقہ اعظم ٹاؤن لستی

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ اعظم ٹاؤن لستی کے انتخابی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب حافظ عبدالقیوم صاحب نے جمعیت کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈال کر سابقہ مجلس عاملہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا خصوصی طور پر سابقہ ناظم عمومی سراج الدین صاحب مرحوم جو کہ جماعتی کام کرتے ہوئے ایک عظیم حادثہ کا شکار ہو کر شہید ہو گئے ان کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعاء مغفرت کی اس کے بعد مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا۔

امیر - - - قاری حسین احمد صاحب
نائب امیر - - قاری نظام الدین صاحب
نائب امیر دوئم - قاری احمد یار صاحب
ناظم اعلیٰ - - - سلطان احمد صاحب
ناظم اول - - حاجی محمد شاہ صاحب
ناظم دوئم - - - قاری محمد صدیق
ناظم نشر واشاعت - قاری محمود الحسن ″
خازن - - - - ملک قائم خان صاحب
سالار - - - فضل الحق صاحب

انتخاب اوکاڑہ شہر

زیر نگرانی کنونیر جناب ڈاکٹر ضیاء احمد خان

۱۔ امیر - - - - سید امیر حسین شاہ گیلانی
۲۔ نائب امیر اول - - رانا محمد ایوب صاحب
۳۔ نائب امیر دوئم - - حاجی بشیر احمد صاحب
۴۔ نائب امیر سوئم - - حاجی سردار محمد صاحب
۵۔ ناظم اعلیٰ - - چوہدری شمشاد علی بھٹی ″
۶۔ ناظم اول - - شیخ محمد یٰسین صاحب
۷۔ ناظم دوئم دفتر - ملک لیاقت علی ″
۸۔ ناظم نشر واشاعت - محمد اسحاق صاحب
۹۔ سالار - - - - عبدالحفیظ صاحب

تحصیل اوکاڑہ کا انتخابی اجلاس

گذشتہ دنوں جمعیت سب ڈویژن اوکاڑہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا خلیل احمد رشیدی منعقد ہوا۔ اراکین جمعیت نے کثرت سے شرکت کی۔ آغاز تلاوت قرآن سے ہوا تلاوت حافظ خورشید احمد صاحب نے کی۔

جدید انتخاب کے بارے میں صدر جمعیت مولانا خلیل احمد نے فرمایا کہ علاقہ میں جماعت مزید منظم اور فعال بنانے کے لئے ایسے مخلص عہدہ داروں کا چناؤ کیا جائے جو مؤثر کردار کر کے اپنے عہدہ کی ذمہ داری بطریق احسن نبھا سکیں، بعد ازاں حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب نے جمعیت کے تاریخی کارناموں اور اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی، سید محمد منشا علی ایڈووکیٹ نے بھی مفید تجاویز پیش کیں۔

مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

سرپرست - حضرت مولانا محمد یوسف بھٹی رئیس بی کی
امیر - - مولانا خلیل احمد رشیدی خطیب ق
نائب امیر ۱ - مولانا خورشید احمد مجاہد چک ۲۰ ٹو ۱ آر
نائب امیر ۲ - - ڈاکٹر اللہ دتہ آف جنڈ والہ کہ
جنرل سیکرٹری - سید مقبول حسین شاہ ایڈووکیٹ
جائنٹ سیکرٹری ۱ - محمد ارشاد شاہسوار
جائنٹ سیکرٹری ۲ - مولانا محمد قاسم جبوکہ
جائنٹ سیکرٹری ۳ - سید تجمل حسین رینالہ خورد

خزانچی - - محمد انور آف جوکہ - -

سالار - - راجہ غلام سرور رینالہ خورد

شعبہ نشر و اشاعت ۔ مولانا نور رشید احمد صاحب

شعبہ انتخاب ۔ مہر ارشاد احمد صاحب

شعبہ تبلیغ - - مولانا عبد الشکور صاحب

ارکان مجلس شوریٰ سب ڈویژن اوکاڑہ

جمعہ کو زیر صدارت حضرت مولانا خلیل احمد رشیدی اجلاس منعقد ہوا ۔ ایجنڈا میں علاقائی مسائل مجلس شوریٰ کا قیام تھا ۔ مجلس شوریٰ میں ذیل حضرات کا تھانہ سطح پر انتخاب ہوا ۔

۱۔ چوہدری محمد منشا علی بھٹہ ایڈووکیٹ تھانہ صدر
۲۔ رانا مشتاق احمد ایڈووکیٹ تھانہ صدر
۳۔ صوفی غلام حسین صاحب ایڈووکیٹ // //
۴۔ چوہدری حاکم علی صاحب ۴/۱۲-L تھانہ شاہ بھور
۵۔ چوہدری محمد اصغر علی ۲۷/۴-L تھانہ شاہ بھور
۶۔ چوہدری بارغ علی ۱/۱۵-L // //
۷۔ چوہدری اکرام اللہ (کھرل) موضع پیٹرل تھانہ چوچک ۔
۸۔ چوہدری عبد الشکور موضع مبارک تھانہ چوچک ۔
۹۔ رانا امین عین ، تیر قصبہ جوکہ تھانہ چوچک
۱۰۔ حکیم عطاء اللہ صدیقی تھانہ صدر گوگیرہ
۱۱۔ محمد اصغر صدیقی باماں بالا // //
۱۲۔ چوہدری محمد یوسف فتح پور // //
۱۳۔ سید نذیر حسین شاہ - - رینالہ خورد
۱۴۔ حاجی عبد المجید صاحب - - // //
۱۵۔ محمد افضل خان ایڈووکیٹ ۔ اختر آباد

مطالبہ

روہڑی : ۱۸ر جون جمعیت علماء اسلام روہڑی شہر کے سرگرم کارکن محمد عثمان سندھی و جناب شکیل احمد سندھی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ متعلقہ ہسپتال میں مریضوں کو بہت تکالیف ہیں ڈاکٹر صاحب کبھی بھی معین وقت پر نہیں آتے اس لئے ہم روہڑی شہر کے عوام کی طرف سے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کو جلد از جلد معطل کیا جائے ۔

حیدر آباد

حیدر آباد :- مورخہ ۱۶ر جون بروز جمعہ ۔ مولانا سرفراز حسین صاحب صدر جمعیت المشائخ کی نگرانی میں بعد نماز جمعہ لیاقت کالونی شہر حیدر آباد میں ایک اجلاس ہوا ۔ جمعیت علماء اسلام کی شاخ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

۱۔ اسلام الدین صاحب اتفاق رائے سے سرپرست منتخب ہوگئے
۲۔ طارق الامین صاحب - - صدر
۳۔ محمد مستقیم صاحب ۔ جنرل سیکرٹری
۴۔ محمد ابراہیم صاحب ۔ نائب سیکرٹری
۵۔ حمید الدین صاحب - - خزانچی
۶۔ عبد الحلیم صاحب ۔ نشر و اشاعت سیکرٹری

سب ممبران نے اس انتخاب پر اپنی خوشی کا اظہار کیا آخیر میں مولانا نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی صاحب اور مولانا مفتی محمود کی قیادت میں خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عنائیت فرماویں آمین ۔

ہنگو شہر کے انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام ہنگو شہر کے نئے انتخابات گذشتہ روز دفتر جمعیت علماء اسلام ہنگو میں ہوئی اجلاس کی صدارت حاجی فضل الکریم نے کی اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ عہدہ دار منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ حاجی فضل الکریم صاحب - - - کاکا خیل ہنگو ۔

نائب امیر ۱ - - حاجی جمعہ خان ۔

نائب امیر ۲ - - حافظ عبد الہادی

ناظم اعلیٰ - - - محمد امین ۔

ناظم ۱ - - - - نور ناظم

ناظم ۲ - - - - - مہراب خان

ناظم نشر و اشاعت - نور محمد خان

خزانچی - - - - - یار بادشاہ

انتخابات کے بعد اجلاس میں مولانا محمد رفیق اور حافظ فخر الاسلام نے خطاب کیا ۔

مکمل اعتماد کا اظہار

سیف الاسلام کاکا خیل سالار اعلیٰ انصار الاسلام جمعیت علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے آج اپنی رہائش گاہ پر کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ۔ کہ جمعیت العلمائے اسلام کو کامیاب بنایا جائے اور جمعیت کا پیغام گھر گھر پہنچائیں ۔ انہوں نے انصار الاسلام کی تنظیم کو مضبوط کرنے پر زور دیا ۔ انہوں نے کہا کہ اگر انصار الاسلام کی تنظیم کو اگر مضبوط بنایا جائے تو جمعیت العلماء اسلام خود بخود کامیاب ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ جس طرح حکومت میں پولیس کا محکمہ ہوتا ہے ۔ اسی طرح انصار الاسلام جمعیت العلمائے اسلام کے رضا کار ہیں ۔ آخر میں باہر دیہاتوں سے جو لوگ آئے ہوئے تھے عہد کریں کہ ہم انصار الاسلام کو خوشی کیساتھ کامیاب کریں گے آخر میں مولانا مفتی محمود اور صاحبزادہ خالدجان کی قیادت پر اعتماد کا ۔ اظہار کیا ۔

انتقال پر ملال

جمعیت علماء اسلام واصو آستانہ کے سابق امیر اور نئے انتخاب کے سرپرست تنظیم اہلسنت و قومی اتحاد حلقہ واصو آستانہ کے صدر حافظ محمد نواز شیخ مورخہ ۱۹ر جون صبح آٹھ بجے سفر سے واپسی واصو تشریف لائے ابھی گھر تک نہیں پہنچے کہ ایک آدمی سے بات کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے مرحوم نے تحریک پاکستان ۔ تحریک ختم نبوت ۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ اکابر دیوبند سے گہری عقیدت تھی ۔ قائدین جمعیت علماء اسلام سے بڑی محبت تھی ۔ واصو میں جمعیت کی شاخ کے بانی تھے ۔

جنازے میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے ہر آنکھ اشکبار تھی ۔ مرحوم غریبوں کے ہمدرد تھے ۔ نماز جنازہ میں مذہبی و سیاسی لوگوں کی اکثریت نے شمولیت کی ۔ مولانا عبد الکریم خان نائب

امیر جمعیت علماء اسلام ضلع جھنگ۔ قاری غلام محمد ناظم جمعیت علماء اسلام جھنگ۔ میاں مہدی حیات چیلہ۔ سلطان محمود چیلہ۔ پیپلز پارٹی کے حاجی اکرم چیلہ۔ شیخ ظہور احمد آف ملتان سیکرٹری مسلم لیگ، پنجاب۔ نماز جنازہ ناظم تعمیرات مدرسہ قاسم العلوم ملتان مولانا غلام لیسین گوندل آف ملتان نے پڑھائی۔

شمولیت کا اعلان

اُوچ: ۱۸ر جون جمعیۃ العلماء اسلام کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت جناب قاضی عبدالسلام امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع امیر منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جناب فضل قادر جان جوگا ڈں چیر کار انو کے مشہور و معروف شخصیت ہے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر کے کہا کہ اگرچہ میں عرصہ دراز سے جماعت اسلامی کے ساتھ متعلق رہا۔ مگر مجھے اطمینان صرف جمعیت علماء اسلام میں نظر آیا۔ اس لئے میں اپنے تمام ساتھیوں سمیت جماعت اسلامی سے مستعفی ہو کر جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں۔ اور قائد انقلاب مولانا مفتی محمود کے زیر قیادت خون کا آخری قطرہ بہانے تک [illegible] نہیں کروں گا۔ مولانا عبدالحلیم مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے فضل قادر جان کا شکریہ ادا کر کے علماء حق کے ساتھ وابستہ ہونے پر ان کو مبارک باد دی۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اسلام کے خلاف طاغوتی قوتوں نے سر اٹھایا۔ تو علماء حق نے جان ہتھیلی پر رکھ کر مقابلہ کیا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے نوجوان رہنما تجمل خان جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع دیر آئے اور انہوں نے نئے آنے والوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کا جمعیتہ میں آنا ضلع دیر کے تمام طبقوں کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

جمعیت علماء اسلام وارڈ ۱۴ علاقہ نسبت روڈ کا اجلاس

جمعیت علماء اسلام وارڈ ۱۴ علاقہ نسبت روڈ کا اجلاس جامع مسجد نور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مذکورہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

سرپرست = پیر طریقت مولانا محی الدین صاحب شارق۔ خطیب مسجد نور۔۔۔۔۔

امیر۔ مولانا عبدالمنان صاحب۔ خطیب مسجد امن۔۔۔۔۔

نائب امیر اول۔ حاجی غلام اکبر صاحب

نائب امیر دوم۔ خواجہ ضیاء الدین صاحب

ناظم اعلیٰ۔۔ محمد یوسف بٹ صاحب

ناظم دوم۔۔ حاجی احمد حسین صاحب ایڈووکیٹ۔۔۔۔۔

ناظم اطلاعات۔۔ مولانا محمود الحسن صاحب خطیب مسجد رائل پارک۔۔۔۔۔

ناظم مالیات۔۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب

سالار۔۔ قاری عبدالرشید صاحب

اجلاس سے مولانا عبدالرشید کشمیری اور مولانا محی الدین شارق نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمارا مقصد حصول اقتدار نہیں ہے بلکہ خدا کی زمین پر خدائی نظام مقصود ہے کیونکہ برائیوں کا انسداد عوام کے حقوق کا تحفظ اور ملکی استحکام اسلامی نظام میں مضمر ہے

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودہراں کے انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودہراں کا انتخاب زیر نگرانی جناب سید خورشید عباس صاحب گردیزی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان فلاح عربیہ سراج العلوم عیدگاہ لودھراں میں ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے

سرپرست اول۔ جناب حکیم حبیب احمد صدیقی

سرپرست دوم۔ جناب میاں سید انور بودلہ

سرپرست سوم۔ جناب حاجی ملک محمد حسین وٹو

امیر۔ جناب مولانا اللہ بخش فاضل دیوبند

نائب امیر اول۔ جناب مولانا محمد موسیٰ صاحب

نائب امیر دوم۔ جناب مولانا شیخ محمد بشیر

ناظم اعلیٰ۔۔ جناب مولانا محمد میاں

ناظم اول۔۔ جناب مولانا رحیم بخش

ناظم دوم۔ جناب احمد حسن شاہ قریشی کھگہ

ناظم اطلاعات و نشریات۔ محمد شریف نعمانی

خازن۔۔۔ جناب حاجی محمد رمضان

سالار۔۔۔ جناب میاں اللہ دتہ خلیق

جمعیت علماء اسلام تحصیل لودھراں کی عاملہ نے اجلاس میں قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کیں۔

۱۔ یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی اور مہنگائی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مہنگائی پر کنٹرول کیا جائے اور خورد و نوش کی اشیاء کی چور بازاری ختم کرائی جاوے۔

۲۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس اسلامی حدود پر عمل نہ ہونے کو قوم کی بدقسمتی تصور کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں صرف اور صرف شرعی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جاوے۔ اور تین عدالتوں کا چکر ختم کیا جاوے

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام شعبہ خواتین ضلع سیالکوٹ

۱۰ر مئی کو محترمہ اُم رشید صاحبہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جمعیت علماء اسلام شعبہ خواتین کی تنظیم قائم کی گئی اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئیں۔

سرپرست۔۔ محترمہ اُم رشید صاحبہ

صدر۔۔ حافظہ عذرا پروین صاحبہ

نائب صدر۔ حافظہ شہناز شیخ

جنرل سیکرٹری۔۔ نیر اقبال

جائنٹ سیکرٹری۔۔ زرینہ عبدالحمید

سیکرٹری نشر و اشاعت۔ حافظہ شاکرہ منظور الٰہی

خازنہ۔۔ حافظہ شبانہ حفیظ۔۔۔۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ جمعیت کا ہفتہ وار اجلاس منعقد کیا جائے۔ جس میں تبلیغی و اصلاحی مقالے پیش کئے جائیں۔

جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کا عظیم الشان کنونشن قاری محمد اسد اللہ صاحب عباسی جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے متفقہ طور پر امیر منتخب ہو گئے

مری: جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کا عظیم الشان کنونشن ۱۴ رجون جمعرات کے دن ۱۰ بجے صبح جامع مسجد حنفیہ شرقیہ لوئر مال مری میں مولانا سید مظفر علی شاہ خطیب جامعہ مسجد گھوڑا گلی منعقد ہوا۔ جس میں مولانا علامہ زاہد الراشدی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام پاکستان مہمان خصوصی تھے جبکہ قاری سعید الرحمان علوی مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور اور علامہ اکرام القادری، مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی مولانا سید مظفر علی شاہ اور راجہ ظہیر احمد عباسی راجہ ظہور احمد عباسی، راجہ غلام رضا نے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ علامہ زاہد الراشدی نے جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے کارکنوں۔ بالخصوص امیر جمعیت قاری محمد اسد اللہ عباسی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ کہ انہوں نے شبانہ روز محنت کر کے رکنیت سازی کی مہم کو کامیاب کر کے اس کنونشن کا انعقاد کیا۔ آپ نے جمعیت کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے ہدایات دیں۔ قاری سعید الرحمان علوی نے اکابرین جمعیت کی قومی ملکی و ملی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت کے قائدین نے ۱۸۵۷ء سے لے کر آج تک مسلسل صداقت کا پرچم سربلند کیا انہوں نے نئے کارکنوں کو کہا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے علماء حق کی جماعت میں شمولیت کی انہوں نے کہا کہ کارکنوں کو شخصیت کے بجائے اصولوں کا ساتھ خلوص و للہیت کا ساتھ دینا چاہیئے علامہ اکرام القادری نے سیرت النبی ؐ کے اخلاقی پہلوؤں کا نہایت ادیبانہ انداز میں تذکرہ فرمایا اور کہا کہ حضور ؐ نے اخلاق حسنہ کے ذریعہ دشمنان دین پر فتح حاصل کی اس لئے جمعیت کے کارکنوں پر لازم ہے کہ وہ اخلاقی قوت سے مخالف طاقتوں کو اپنا ہمنوا بنائیں۔ اور سماجی خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔ اس سے پہلے جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے امیر قاری محمد اسد اللہ عباسی نے جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کی سابقہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ خدا کے فضل و کرم سے جمعیت علماء اسلام مری نے تھوڑے وقت میں محدود وسائل کے باوجود۔ تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ میں شاندار قربانی پیش کی اور حالیہ رکن سازی کی مہم میں بھرپور کوشش کر کے چار ہزار کے لگ بھگ لوگوں کو جمعیت کا ہمنوا بنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ جمعیت کے کارکن خوش قسمت ہیں کہ انہیں حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہم جیسے بے لوث۔ مدبر اور باجرأت راہنما میسر ہوئے۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ قریہ قریہ پھیل کر جمعیت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ بعد میں مرکزی قائدین اور ضلعی عہدیداروں۔ مولانا محمد رمضان صاحب و شیخ عبدالحکیم صاحب کی نگرانی میں جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی صاحب۔ نائب امیر اول۔ مولانا سید مظفر علی شاہ صاحب گھوڑا گلی۔ نائب امیر دوم۔ حاجی عبدالشکور صاحب پھر نگلہ۔ ناظم اعلیٰ۔ قاضی مشتاق احمد صاحب پوٹھہ شریف۔ ناظم اول۔ قاری محمد ایوب صاحب مری۔ ناظم دوم۔ جناب ظہور احمد عباسی دریا گلی۔ ناظم مالیات۔ حاجی مظفر خان صاحب مری۔ سالار چیف محمد یعقوب صاحب چاریاں۔ کنونشن میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں حکومت سے بلدیاتی انتخابات سے پہلے قومی انتخابات کرانے۔ شریعت بنچوں میں علماء کرام کو مؤثر نمائندگی دینے اسلام کے قوانین پر سختی سے عمل کرانے اور تحصیل مری کے دیہاتوں میں رابطہ سڑکیں تعمیر کرنے کے مطالبات کئے گئے۔ کنونشن صبح ۱۰ بجے شروع ہوا اور سوا دو بجے ختم ہوا بعد از نماز ظہر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور علامہ زاہد الراشدی نے نو منتخب عہدیداروں کو مبارک دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ نئے عہدیداران کو جس حالت میں تحصیل مری کا کام سونپا گیا ہے وہ جانفشانی سے کام کر کے تحصیل [redacted] میں جمعیت کو مقبول بنائیں گے نیز ضروری تنظیمی ہدایات بھی علامہ صاحب نے دیں۔ بعد ازاں نئے عہدیداروں کا اجلاس ۲۱ رجون جمعرات ۴ بجے دارالعلوم ربانیہ میں ہوا۔ جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان کی نامزدگی اور نئے عہدیداروں کو چارج دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز متفقہ طے کیا گیا کہ ۲۹ رجون جمعہ کے دن ۵ بجے ہوٹل مرحبا مری میں نئے منتخب ہونے والے عہدے داروں کی حلف وفاداری کی تقریب ہوگی۔ ضلعی صدر مولانا قاری سعید الرحمان صاحب نئے منتخب ہونیوالے عہدے داروں سے حلف لیں گے۔ اسی دن تحصیل بھر پر مشتمل ایک مضبوط مجلس شوریٰ کے ارکان کا اعلان کیا جائے گا۔

سنہری مسجد میں غنڈہ گردی کی شدید مذمت

مورخہ ۲۳ رجون کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ چاہ میران کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت جناب ڈاکٹر شمس الحق منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے سنہری مسجد کے امام کو دھونس دھاندلی اور غنڈی گردی کر کے مسجد سے بیدخل کرنے کے واقعہ پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور مساجد کے ماحول میں بدامنی پھیلانے والے ان عناصر کی شدید مذمت کی گئی جو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فرقہ وارانہ فسادات برپا کر کے کشیدگی کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اجلاس میں حکومت اور محکمہ اوقاف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ قانون کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سابقہ روایات کے مطابق دیوبندی حنفی مسلک کے امام اور خطیب کو مقرر کیا جائے ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ حکومت فرقہ وارانہ عناصر کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے تاکہ امن و امان کا مسئلہ پیدا کر کے مجوزہ عام انتخابات کو ملتوی کیا جا سکے

جمعیۃ طلباءٔ اسلام کو انقلابی تنظیم بنانے کے لئے عملی جدوجہد کی ضرورت ہے

چاروں صوبائی مجالس عاملہ اور مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳- جولائی کو بمقام منا- زیارت- کوئٹہ میں طلب کر لیا گیا-

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جاوید ابراہیم پراچہ نے کہا ہے کہ جمعیۃ طلباء اسلام کو انقلابی تنظیم بنانے کے لئے عملی جدوجہد کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ اگر طلباء نے منظم جدوجہد اور حکمت عملی سے کام کیا تو- مستقبل جمعیۃ طلباء اسلام کے ہاتھ میں ہوگا- انہوں نے کہا کہ طلباء برادری امریکن برانڈ اسلام سرمایہ داری استعمار اور لادینیت سے بیزار ہو چکی ہے جمعیۃ طلباء اسلام مجاہد کی قیادت کو اپنا نصب العین سمجھتی ہے اور انگریز کی پیدا کردہ ملائیت کا خاتمہ کرے گی-

---

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جاوید پراچہ نے چاروں صوبائی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۱ر۲۲ر۲۳ر جولائی منا. زیارت کوئٹہ میں طلب کر لیا ہے تمام اراکین وقت مقررہ پر پہنچ کر جماعت دوستی کا ثبوت دیں-

انتخاب کنڈیارو ضلع نواب شاہ

سرپرست :- مولانا سعید احمد صاحب

صدر :- حافظ عبدالعلیم مدرسہ عربیہ - انوار العلوم ----------

نائب صدر :- نسیم احمد گورنمنٹ ڈگری کالج

ناظم عمومی :- محمد عثمان عباسی " " "

ناظم :- منظور احمد ملاح " " "

ناظم نشریات - عبدالجبار میمن گورنمنٹ ہائی سکول

ناظم مالیات - حافظ عبدالقادر مدرسہ عربیہ انوار العلوم

ناظم دیگر = رفیق احمد مدرسہ عربیہ انوار العلوم

شکارپور

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر اور چانڈکا میڈیکل کالج کے طالب علم راہنما - نذیر احمد سیٹھوار نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ جس طرح فرنگی نے عربی مدارس کے طلباء کو علم حاصل کرنے میں کوئی سہولت فراہم نہیں کی اور ان کو پس پشت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی اس طرح قیام پاکستان کے بعد ہر حکومت نے ان کو فرنگی کی طرح نظر انداز کیا حالانکہ یہ طلباء ہماری تہذیب و تمدن اور اسلاف کی روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں حکومت کو چاہئے کہ ان طلباء کو ضروری سہولتیں فراہم کرے تاکہ طلباء میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کیا جا سکے

عبدالغفور حیدری مخاطب ہیں

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان صوبہ بلوچستان کے صدر عبدالغفور حیدری نے ایک پیغام میں جمعیۃ کے تمام اراکین سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلامی انقلابی قوتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ۱۹ر۲۰ر جولائی کو ہونے والے بلوچستان کنونشن میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں-

انتخاب جمن شاہ لیہ

سرپرست :- مولانا محمد رمضان صاحب

صدر :- رانا محمد شہنشاہ صاحب

نائب صدر :- عبدالرحمٰن صاحب

نائب صدر :- محمد شفیع صاحب

ناظم عمومی :- حافظ محمد طارق صاحب

ناظم :- - - مختار احمد صاحب

ناظم دوم :- - - فیض الہی صاحب

ناظم نشر و اشاعت :- محمد رمضان صاحب

خازن :- - عبدالوہاب صاحب

شمولیت کوٹ سلطان

جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر مندرجہ ذیل طلباء نے بھی شمولیت کا اعلان کر دیا- نام یہ ہیں- سیف اللہ خان- اللہ دتہ - محمد اسماعیل - احمد بخش - محمد نواز - سجاد حیدر ریاض حسین - فیض محمد اور احسان اللہ ہیرا محمد عبداللہ خان نے شمولیت کرنے والوں کا خیر مقدم کیا اور انہیں مبارک باد دی-

صوبہ سرحد اور بلوچستان کے صدر متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے صدر ابھی تک مرکزی مجلس عمومی کے ارکان کی فیس مرکز کو نہیں بھیجی۔ کیونکہ ۲۱/۲۲/۲۳ جولائی کو مرکزی مجلس عمومی کا انتہائی اہم اجلاس ہو رہا ہے جس میں دستوری ترامیم اور پالیسی شامل ہے لہذا صوبہ سرحد اور بلوچستان کے صدر صاحبان فوری طور پر فیس مرکز کو روانہ کریں۔

جاوید ابراہیم پراچہ مرکزی صدر

بلوچستان میں اسلامی انقلابی قوتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کا عظیم الشان کنونشن بتاریخ 19 ۲۰ جولائی بروز جمعرات جمعہ بمقام کوئٹہ ۔ جس میں بلوچستان کے کونے کونے سے ہزاروں طلباء روائتی انداز میں شرکت کر کے جذبۂ ایمانی کا ثبوت دیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان۔

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی اور چاروں صوبائی مجالس عاملہ کا اجلاس ۲۱/۲۲/۲۳ جولائی بمقام منا۔ زیارت کوئٹہ طلب کیا گیا ہے۔

ایجنڈا :۔ I دستور میں ترمیم

جمعیۃ طلباء اسلام کی پالیسی اور لائحہ عمل

دیگر امور با اجازت صدر۔

نوٹ :۔ مرکزی مجلس عمومی چاروں۔ صوبوں کی مجالسِ عاملہ کے جن ارکان کو دعوت نامہ نہ ملا ہو وہ اسے دعوت نامہ سمجھے تمام ارکان ۲۰ جولائی بروز جمعہ ۵ بجے شام تک کوئٹہ پہنچے۔

ندیم اقبال اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان۔

انتخاب چترال

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا اجلاس ۱۸ جون کو بمقام مدرسہ عربیہ چترال میں بہ صدارت محمد نظام الدین ناظم نشریات، جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام ضلع چترال عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور منتخب شدہ عہدیداروں سے مولانا عبدالباقی سابق وزیر اوقاف صوبہ سرحد نے حلف لیا۔

عہدیدار ذیل ہیں۔

صدر :۔ - - - فضل الرحمان

نائب صدر :۔ - - - - بشیر احمد

ناظم اعلیٰ :۔ - - - - شریف الرحمان

نائب ناظم :۔ - - - - - نور زمان

ناظم نشر و اشاعت ۔ ۔ شاکر اللہ

ناظم مالیات - - - محمد سلیم

بلوچستان میں اسلامی انقلابی قوتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے تاریخ کا

عظیم الشان کنونشن

تباریخ : ۱۹-۲۰- جولائی

بمقام : کوئٹہ

جس میں بلوچستان کے کونے کونے سے ہزاروں طلباء اپنے روائتی انداز میں شرکت کریں گے

شعبہ نشر و اشاعت، جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان